

مکمل ناول

Ek Lafz Mohabbat

Mantasha Fareed

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

صبح کا وقت تھا، فضا میں آذان کی آواز گونجی، بستر پر کمفرٹ اوڑھے وہ سوئی ہوئی تھی، آذان کی آواز بلند ہوئی اور اس کے کان میں پڑی تو وہ اٹھ بیٹھی۔ اس کے کالے لمبے ریشمی بال جو کمر تک آتے تھے اس کے بے داغ چہرے سے ٹکرائے، ہر فی جیسی خوبصورت آنکھیں، وہ نہایت خوبصورت تھی۔ اس نے آذان سنی اور پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور قرآن پاک اٹھا، کر سورت الرحمن کی تلاوت کرنے لگی،

ترجمہ: (خدا جو) نہایت مہربان

اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی

..... اسی نے انسان کو پیدا کیا

سورج کی کرنوں نے پورے شہر کو گھیرے میں لے لیا تھا، سات بج رہے تھے۔ عقیل اور ارسلان صاحب دونوں کھانے کی میز پر بیٹھے بزنس کے معاملات پر تبادلہ خیال کر رہے تھے، حسنا اپنے والد عقیل اور چچا ارسلان کی بات سن رہا تھا، رابیہ اور فاطمہ کچن میں ناشتہ بنا رہیں تھیں۔ تب ہی شوریم سیڑھیوں سے نیچے آتے شوریم نے اپنی والدہ فاطمہ سے کہا، ضلع الہی جلدی سے ناشتہ دے دو، قسم سے مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے، فاطمہ نے ایک

تھپڑ اس کے کاندھے پر رسید کیا، وہ بھاگتا ہوا حسنا کے پیچھے چھپ گیا، فاطمہ اسے مارنے کے لیے پیچھے دوڑی تھی، کیا ہوا امی، حسنا نے کہا، ذرا تمیز نہیں ہے اسے بات کرنے کی ہر وقت الگ الگ ناموں سے بلاتا ہے، آج ضلع الہی بلارہا ہے، اچھا تو کیا ہوا بیگم بچہ ہے، عقیل صاحب نے ہنستے ہوئے کہا، آپ نے بیگاڑ کے رکھا ہے اسے، رابیہ کھانے کی ٹیبل پر ناشتہ لگانے لگی، منت سفید رنگ کے لباس میں ملبوس، جامنی رنگ کے دوپٹے کو حجاب کی شکل دیے ہوئے تھی، وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی، حسنا نے ایک نظر دھڑکتے دل سے اس پر ڈالی۔

آفس سوٹ میں ملبوس وہ گھڑی کی طرف دیکھ کر اپنی والدہ سے مخاطب ہوا، امی جلدی ناشتہ لے آئیں، آج آفس میں میٹنگ ہے، لا رہی ہوں عافیہ نے کہا، روحان بھائی آج آپ جلدی سے آئیے گا، آج ہم نے خالہ کی طرف جانا ہے، ہم آجاؤں گا، ناشتہ کر کے وہ آفس کی طرف نکل گیا، شام کا وقت تھا، عافیہ اپنی بہن رابیہ سے ملی، روحان خاموشی سے منت کی طرف دیکھ رہا تھا

روحان خاموشی سے منت کی طرف دیکھ رہا تھا جو معصومہ (روحان کی بہن) احمد (منت کا چھوٹا بھائی) اور شوریم کے ساتھ بچوں کی طرح لڈو کھیل رہی تھی، تب ہی حسنا آفس سے

آیا، وہ روحان کا اچھا دوست تھا، حسنا نے ایک مسکان بھری نظر منت پر ڈالی جو بچوں کی طرح کھیل رہی تھی، روحان کی نظر حسنا پر پڑی جو منت کو ہی دیکھ رہا تھا، اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی، وہ حسنا کا دوست تھا لیکن منت پر اس کی نظر روحان کے لیے ناقابل برداشت تھی، اس کا بس ناچلا وہ حسنا کو مار ڈالے، فاطمہ سب کے لیے چائے لائی حسنا نے چائے کا کپ اٹھایا اور روحان کو دیا اس کی آنکھوں میں خون اتر اٹھا، کیا ہوا یا ر غصے میں کیوں ہے، ایسے کیوں دیکھ رہا تیری بھینس چرائی ہے کیا، روحان جو دل میں غصے کی آگ لیے بیٹھا تھا، چہرے سے مسکرا کر کہا نہیں یا سر میں درد ہے، یہ لو پھر چائے (حسنا نے کہا)

رات کا وقت تھا، سب گھر والے کھانا کھا رہے تھے، عافیہ اور روحان جا چکے تھے، معصومہ منت کے پاس ہی رہ گئی، معصومہ جیسے ہی کباب اٹھانے لگی شور یم نے جھٹ سے ڈش اپنی طرف کر لی اور معصومہ کی طرف نظر دوڑائی جو اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی، شور یم نے اسے دیکھتے ہی آنکھ وینک کی، معصومہ نے نظریں جھکا لیں اس کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا حسنا بھائی، حسنا کے کانوں میں منت کی آواز گونجی، سیٹ اٹھا کر دیں پلیز میرا ہاتھ نہی جا رہا، حسنا نے سیٹ اٹھا کر دیا اور اس کی طرف دیکھنے لگا، وہ چہرہ جھکا گی، منت نے حجاب کیا

ہوا تھا، حسنا نے اس کے بال دس سال کی عمر میں دیکھے تھے اور دوبارہ سے دیکھنے کی حسرت تھی۔



اگلی ہی صبح منت کارزلٹ تھا، معصومہ گھر جا چکی تھی، منت صوفے پر بیٹھے انتظار کر رہی تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حسنا اس کے سامنے ٹھہرا تھا، رول نمبر بتائیں، منت نے بتایا کچھ دیر بعد حسنا نے منت کی طرف دیکھا، کیا ہو امنت نے کہا، تم تو فیل ہو گئی ہو، منت سنتے ہی رونے لگی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ حسنا نے ایک نظر اس کے چہرے پر دوڑائی، یہ رونا برداشت نہ ہوا تو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ تو وہ اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔

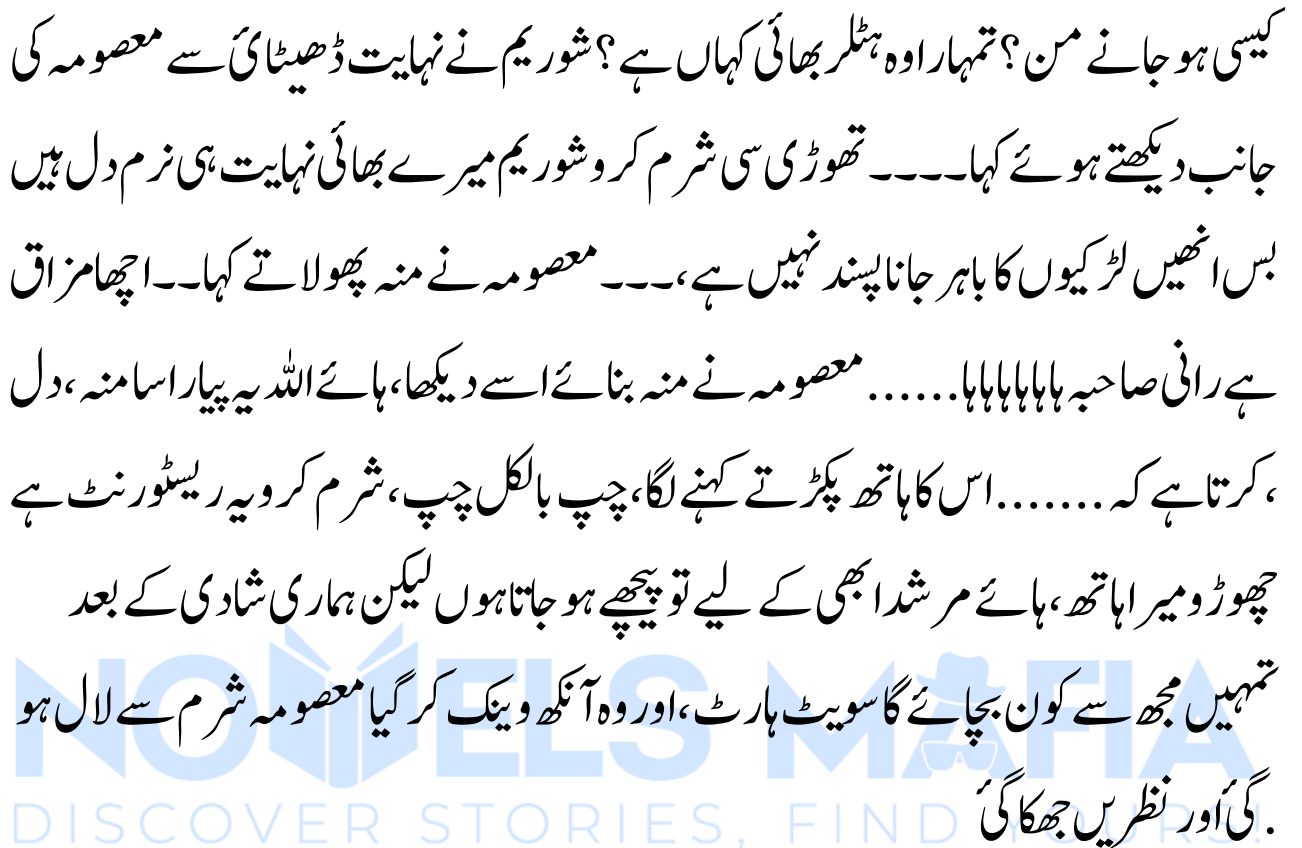
حسنا نے اس کے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے سینے سے جا لگی، حسنا کو اپنے قریب دیکھ کر منت کو اس کا سانس بند ہوتا محسوس ہوا، اس کی ہر نی جیسی آنکھوں میں آنسو کے ساتھ خوف صاف دکھائی دے رہا تھا، حسنا نے اسے اور اپنے قریب کیا اور اپنا چہرہ اس کے کان کے پاس لے گیا، حسنا کی اس حرکت نے منت کو کانپنے پر مجبور کر دیا منت کا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا، مبارک ہو! فرسٹ ڈویژن میں پاس ہو گئی ہو، وہ ساکت سی ٹھہری رہی، جیسے ہی حسنا نے اپنا ہاتھ ڈھیلا چھوڑا تو اچانک سے پیچھے ہوئی اور بغیر مڑے

تیزی سے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی، حسناں جو اسے اندھا دھند بھاگتا دیکھ کر مسکرا رہا اپنی ہنسی کنٹرول نہ کر سکا۔۔۔

شور یم دیوار کے پیچھے چھپ کر سب دیکھ رہا تھا، واہ اوئے بھائی تو بڑا رو مینٹک نکلا میں تو انھیں کھڑوس سمجھتا تھا، چل بیٹا شور یم تیری رانی تیرے انتظار میں ہے، وہ ہستا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

منت نے زور سے دروازہ بند کیا اور دیوار کے ساتھ کانپتے جسم کے ساتھ لگ گئی، اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، وہ جانتی تھی کہ حسناں اسے پسند کرتا ہے مگر اسے حسناں سے اس حرکت کی اُمید نہیں تھی۔

سریہ لیں فائل اس میں سب چیزوں کی ڈیٹیل موجود ہے، سیکرٹری نے روحان کو فائل دیتے ہوئے کہا، ٹھیک ہے آپ جائیں (روحان نے کہا) وہ ہاتھ میں پین گھماتے کل کا منظر یاد کر رہا تھا جب حسناں نے پیار بھری نظر منت پر ڈالی تھی۔۔ جب وہ لڈو کھیل رہی تھی، روحان تیش میں آکر آٹھ کھڑا ہوا اور دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر میز پر ماری، منت صرف میری ہے مسٹر حسناں صرف میری اگر وہ میری نہ ہوئی تو میں ہر کس کو آگ لگا دوں گا آنکھوں میں تیش لیے روحان نے کہا۔۔۔۔



Don't copy paste without my permission 🐱

ناول: ایک لفظ محبت

از قلم: منتشاء فرید

Episode 4

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شام کو سب گھر والے چائے پی رہے تھے، منت نے اپنے کمرے سے باہر نکل کر ایک نظر گھر پر دوڑائی، حسناں کہی نہیں تھا وہ پر سکون ہوئی، وہ حسناں کی صبح والی حرکت بھولی نہیں تھی، اس کی ہر نی جیسی آنکھوں میں ابھی بھی خوف موجود تھا، وہ آہستگی سے چلتے ٹی وی لاؤنچ میں آئی جہاں باقی گھر والے موجود تھے، احمد رابیہ کے ساتھ بیٹھ کر کھیلونوں سے کھیل رہا تھا، منت نے ایک پیار بھری نظر اپنے بھائی احمد پر ڈالی جو کھیلنے میں مصروف تھا، بابا آج بھی آپ لیٹ گھر آئے آج میرا زلٹ تھا، اب تو آپ سب بھول جاتے ہیں، منت نے منہ بناتے ہوئے اپنے والد ارسلان سے کہا، ارے میری جان، میری گڑیا میں نہیں بھولا تھا آج بہت اہم میٹنگ تھی اور مجھے پتا ہے میری بیٹی برے نمبر لے ہی نہیں سکتی، حسناں نے مجھے بتایا تھا تمہارے زلٹ کے بارے میں، تمہارے لیے تمہاری پسندیدہ مٹھائی لایا ہوں اور تمہارے لیے ڈریس بھی لایا ہوں، شکر یا بابا، منت نے ارسلان صاحب کو گلے لگا کر کہا انھوں نے منت کا ماتھا چوما اور گلے سے لگالیا، (ایک بیٹی کے لیے باپ کی محبت بہت اہم اور (باپ کا سایہ بہت بڑی نعمت ہوتی ہے، جس کے سائے میں بیٹی محفوظ ہوتی ہے

معصومہ کچن میں عافیہ کی مدد کروا رہی تھی جب روحان غصے سے کچن میں داخل ہوا اور معصومہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید

گئی۔

روحان جو گھر سے دور کسی سنسان جگہ پر بیٹھ کر معصومہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اُس نے کس قدر مارا اُسے بھلا وہ اپنی گڑیا جیسی بہن کو کیسے مار سکتا تھا، اسی وقت اس کا موبائل بجا علی لکھا تھا، روحان کا بہترین دوست لیکن اس نے کال کاٹ دی اور موبائل بند کر دیا، عافیہ

جو پریشان حال روحان کے بارے میں سوچ رہی تھی، رات کے گیارہ کا وقت تھا وہ اب تک گھر نہیں لوٹا تھا، وہ اسے اُن گنت کالیں کر چکی تھی، اب تو موبائل بھی پاور ڈاؤن آ رہا تھا، وہ پریشان حال ہو کر ٹہلنے لگی

ایک ہفتے بعد

شوریم جو پریشان حال معصومہ کے بارے میں سوچ رہا تھا، کیا ہوا ہو گا آخر، ایک ہفتہ ہو گیا نہ کال نہ میسج اور نہ ہی کالج آرہی ہے، اس کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی، حسنا نے ایک نظر شوریم پر ڈالی اور کونے مارتے ہوئے پوچھا، کیا ہوا آج ہمارا چلتا پھرتا لطیفہ اداس کیوں ہے؟ نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے، شوریم نے بغیر اوپر دیکھے جواب دیا اور نظریں جھکائے کھانا کھانے لگا، حسنا نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جو اداس تھا، حسنا بھی خاموشی سے اپنا بچہ ہوا کھانا کھانے لگا۔۔۔۔

روحان بیٹا آج جلدی واپس آگئے آفس سے، عافیہ نے کچن سے آواز لگائی، جی امی کام جلدی ختم ہو گیا تھا، وہ صوفے پر کمرٹکائے بیٹھا تھا، معصومہ پانی لادو، وہ جوڈری سہمی سی ایک کونے میں ٹھہری تھی وہ کچن میں گلاس لینے بھاگی فریج سے ٹھنڈا پانی نکال کر گلاس میں ڈالا اور کانپتے ہاتھوں سے روحان کو دیا، روحان نے پانی پی کر ایک نظر معصومہ پر ڈالی جس کی رو رو

کر آنکھیں سو جی ہوئی تھیں، ادھر آو میرے پاس، روحان نے معصومہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیٹھایا وہ کانپتے جسم کے ساتھ اس کے ساتھ بیٹھ گئی، روحان نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا جس پر مارنے کے نشان موجود تھے، اگر شور یم تمہارے ساتھ سیریس ہے تو اسے بولو کہ وہ رشتہ لے کر آئے، ورنہ میں تمہارے شادی اپنی مرضی سے کر دوں گا ابو کی وفات کے بعد میں اس گھر کا بڑا ہوں اور تم میری چھوٹی بہن ہو بہت عزیز ہو، تمہارا اچھا چاہتا ہوں، شور یم کو بولو کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھیجے اور کل سے تم کا دلچاؤ تمہارے فرسٹ ایئر کے پیپر شروع ہونے والے ہیں، میں خود تمہیں چھوڑنے جاؤں گا اور لینے آؤں گا اور اگر تم دوبارہ وہاں سے باہر گئی تو جان سے مار دوں گا تمہیں، ج، ج، جی بھائی اور وہ روحان کے گلے لگ گئی، عافیہ دونوں میں صلح دیکھ کر بہت خوشی ہوئی

شوریم اپنے کمرے میں منہ بنائے بیٹھا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی، آجائیں۔۔۔۔
حسناں چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا اور شوریم کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا، کیا ہوا
میرے شیر کو آج سے پہلے تو ایسے اداس کبھی نہیں ہوئے، شوریم کی آنکھوں میں آنسو آ
گئے، حسناں حیران رہ گیا کہ یہ بھی روتا ہے، بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شوریم نے مدہم آواز میں
حسناں کو کہا، جی بھائی کی جان کیا ہوا بتا مجھے، بھائی معصومہ.....، کیا ہوا معصومہ کو، میں

اُسے پسند کرتا ہوں، ہم ریسٹورنٹ میں گئے تھے پھر اس دن کے بعد وہ کالج نہیں آئی، تائی نے کال کی تھی لیکن آنٹی نے نہیں اٹھائی، بھائی وہ کیسی ہوگی کہی روحان بھائی نے ہمیں دیکھ تو نہیں لیا، حسنا نے پہلی بار شوریم کو معصومہ کے لیے روتے دیکھا، تب ہی شوریم کے موبائل، معصومہ کی کال تھی، شوریم کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اُٹھاو، ❤️، lifeline پر کال آئی، حسنا نے کہا، شوریم نے کال اٹینڈ کی، شوریم معصومہ نے روتے ہوئے کہا کیا ہوا کیوں رو رہی ہو، پھر معصومہ نے ایک ہی سانس میں ایک ہفتے کا قصہ سنا ڈالا، شوریم بھائی کہ رہے ہیں کہ اگر تم رشتہ نالائے تو وہ میری شادی کہی اور کر دیں گے، اچھا تم پریشان مت ہو میں کچھ تھا، میں on کرتا ہوں، معصومہ نے کال کٹ کر دی، حسنا جو سب کچھ سن چکا تھا، سپیکر امی سے کہتا ہوں کہ وہ رشتہ لے کر جائیں، لیکن بھائی آپ بڑے ہیں پہلے آپ کی ہونی چاہیے امی نہیں مانے گیں، مان جائیں گی میں منالوں گا شوریم حسنا کے گلے لگ گیا کیونکہ وہ اس کا لاڈلہ تھا

لاونچ میں عقیل اور ارسلان صاحب بیٹھے نیوز دیکھ رہے تھے، عقیل نے ارسلان سے پوچھا عنائزہ کا داخلہ ہو گیا (عنائزہ منت کا اصل نام ہے) چلیں شکر ہے، منت جو عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد نمازی شکل دوپٹے میں بیٹھی تھی اسے حسنا کی وہ حرکت یاد آئی تو وہ گھبرا گئی

لیکن حسنا نے منت کے دل پر دستک دی تھی، منت کمرے سے باہر نکلی تو باہر احمد کھلونوں سے کھیل رہا تھا، آپی آپی دیکھیں مجھے میم نے گال کر سٹار بنایا میں نے سارا ہوم ورک کیا تھا شاباش میرا کیوٹ بے بی منت نے احمد کے گال پر کس کی اور لاونچ کی طرف بڑھ گئی سب لاونچ میں بیٹھے تھے اسلام و علیکم، منت نے لاونچ میں داخل ہوتے ہوئے کہا، وعلیکم السلام آج میری بیٹی کمرے سے باہر ہی نہیں آئی، عقیل صاحب نے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا، جی چاچو آج پہلا دن تھا یونیورسٹی کالس اسائنمنٹ بنا رہی تھی، ارسلان صاحب جو ان کی طرف دیکھ رہے تھے بولے ارے بھائی کوئی میری طرف بھی توجہ دیں دو اس بات پر سب ہنسنے لگے تب ہی حسنا لاونچ میں آیا اور منت کی طرف دیکھا تو وہ منت نے نظریں چرا لیں۔۔۔ حسنا نے اُسے دیکھ کر ہلکی سی مسکان چہرے پر سجائی دونوں بہت دن بعد آمنے سامنے آئے تھے منت اس کی گلے لگانے والی حرکت کے بعد اس کی گھر موجودگی میں کمرے میں رہتی تھی، ارے بر خور دار خیر ہے آج دونوں بھائی کمرے میں تھے، کوئی ناراضگی ہے کیا، نہی بابا مجھے آپ سے کچھ اہم بات کرنی ہے، عقیل اور باقی سب اس کی طرف متوجہ ہوئے، حسنا نے صوفے پر بیٹھتے ہی کہا بابا میں چاہتا ہوں کہ آپ عافیہ آنٹی کے گھر معصومہ کا رشتہ لے کر جائیں، سب نے حیرانی سے اسے دیکھا منت جس کا دل اس کے حلق میں آگیا تھا، حسنا معصومہ کو پسند کرتا ہے منت نے زخمی دل سے اپنے آپ سے کہا

حسنال معصومہ کو پسند کرتا ہے منت نے زخمی دل سے اپنے آپ کو کہا، عقیل صاحب نے حسنال کو غور سے دیکھا کیا تم معصومہ کو پسند کرتے ہو، اور اگر ہاں تو میں بتاتا چلوں کہ وہ تم سے بہت چھوٹی ہے، ہم کیسے جائیں رشتہ لے کر، تمہارے بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں، فاطمہ نے کہا، امی.. ابو.. میں اپنے لیے نہیں شوریم کے لیے جانے کا کہہ رہا ہوں وہ معصومہ کو پسند کرتا ہے، پھر اس نے ساری بات سب کو بتائی، ہر کوئی پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا، منت کے دل کو قرار آیا اور شکر ادا کیا اور پھر خود ہی حیران ہوئی کہ آخر وہ کیوں سوچ رہی ہے..... یہ سب، کچھ وقت کے لیے ہر طرف خاموشی چھا گئی

ارسلان صاحب خاموشی توڑ کر اب حسنال سے مخاطب ہوا، بیٹا تم بڑے ہو پہلے تمہاری ہونی چاہیے، تاپا جان لازمی نہیں پہلے بڑے کی ہی ہو، اگر ہم شوریم کا رشتہ نہ لے کر گئے تو وہ اس کی شادی کہی اور کر دیں گے، تم ٹھیک کہہ رہے ہو، معصومہ ایک اچھی اور شریف بچی ہے، عقیل تم آج ہی کوئی فیصلہ کرو شوریم مجھے بہت عزیز ہے میں نہیں چاہتا اس کی زندگی خوشیوں سے محروم ہو، لیکن بھائی جان وہ دونوں ابھی چھوٹے ہیں میں..... جو فیصلہ لینا ہے لے لو تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد عقیل صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا، ٹھیک ہے ہم کل جائیں گے.. ان کے گھر، کل نہیں آج حسنال نے کہا، لیکن بیٹا...، بابا پلین شوریم کی خوشیوں کی خاطر اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے، منت کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے اس کی دوست اس کی

حسنال وہاں سے جلدی سے اٹھا اور شوریم کے پاس گیا، کیا کہا ابونے بھائی... مان، بھابھی
.... گئے ہیں میری جان آج شام جائیں گے ہم، شکریہ بھائی

شام کا وقت ہوا سب گھر والے عافیہ کے گھر موجود تھے، شوریم کو گھر ہی چھوڑ آئے تھے تاکہ
روحان غصہ نہ کرے، چند حال احوال کے بعد فاطمہ نے رشتے کا ذکر کیا، روحان خاموشی
کے ساتھ منت پر نظر ٹکائے ہوئے تھا، رشتہ کی بات سن کر وہ فاطمہ کی طرف متوجہ ہوا
دیکھیں دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، شوریم اچھا بچہ ہے میں جانتی ہوں وہ
معصومہ کا خیال رکھے گا، ہم اس رشتے سے کوئی عتزاز نہیں دونوں کے غلط قدم اٹھانے سے
، بہتر ہے کہ شادی کر دی جائے، ہمیں بھی کوئی عتزاز نہیں، عقیل نے روحان کی طرف دیکھا
ہر طرف خوشی کا سماں تھا



رات کے دو بج رہے تھے، منت کی آنکھ کھلی پیاس سے حلق خشک ہو چکا تھا، سائڈ ٹیبل پر
جگ خالی تھا وہ نیم آنکھوں سے بستر سے اتری اور کمرے سے باہر گئی ہر طرف اندھیرا تھا، بس
ایک لائٹ جل رہی تھی وہ کچن میں گئی پانی گلاس میں بھرا اور پینے لگی گلاس رکھ کر جب وہ
مڑی تو دیکھا کہ حسنال اس کے سر پر کھڑا تھا وہ اسے دیکھ کر دو قدم پیچھے ہوئی آپ اس وقت
یہاں؟ وہ دو قدم آگے آیا اور اس کے قریب ہوا۔ کیوں میں یہاں نہیں آسکتا؟ منت اسے

اپنے پاس دیکھ کر کانپنے لگی، حسناں جو نظریں جمائے اسے دیکھ رہا تھا آج اسکے بال کھلے تھے اس کی خواہش پوری ہو گئی تھی، منت بھی بھول گئی تھی کہ وہ بغیر دوپٹے کے ہے، اس حالت میں تو قہر ڈھار ہی ہوا، وہ دیوار کے ساتھ لگ گئی حسناں نے دونوں بازو دیوار پر رکھے، اپنا چہرہ اس کے قریب کیا تو اس نے ڈر سے آنکھیں بند کر دیں، تمہیں کیا لگا میں معصومہ کو پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے رشتہ کا کہا، وہ جو اسے اپنے قریب دیکھ کر ویسے ہی کانپ رہی تھی اس نے بمشکل ہی ہلق سے آواز نکالی، نہ، نہ، نہ، نہ، نہ تو میں بھلا کیوں ایسا سوچنے لگی، جسے مرضی شادی کریں مجھے کیا، اچھا تو تمہارا چہرہ کیوں اتر گیا تھا، تمہیں کیا لگا میں اتنا مصروف تھا بات کرنے میں کہ تمہاری طرف توجہ نہیں تھی، منت نے حیرت سے اسے دیکھا آپ کو کیسے پتا؟؟؟ حسناں ہلکے سا مسکرایا اور اس کے قریب ہوتے اس کے کان میں سرگوشی کی، کیوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جن سے محبت ہو اب کا پتا چل ہی جاتا ہے، منت کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا، جب تم پندرہ سال کی تھی اور میں بیس سال کا تھا، جب مجھے پہلی دفعہ محبت کا احساس ہوا تھا، لیکن اب یہ محبت عشق میں تبدیل ہو گئی ہے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن آپ مجھ سے بڑے ہیں، تو کیا ہوا اگر بڑا ہوں تو، آپ ایسے کیسے سوچ سکتے ہیں؟ کیوں نہیں سوچ سکتا حسناں نے اپنی شہادت والی انگلی سے اس کے چہرے پر پڑے بال پیچھے کیے اور ایک مکمل نگاہ اس کے وجود پر ڈالی، دور ہٹیں منت نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اور پیچھے کرنے کی.. کوشش کی مگر بے سود

حسنال نے اسے بازوؤں سے پکڑا اپنے ساتھ لگایا اور اپنی انگلی اس کی تھوڑی پر رکھی اور چہرہ اوپر کیا، اور اپنے ہونٹ اس کی گال کے قریب کیے تو وہ فوراً پیچھے کی طرف ہوئی،۔۔۔۔۔ ی، ی، یہ کیا کر رہے ہیں آپ، حسنال نے اسے گود میں اٹھایا اور اس کے کمرے میں لے آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھا یا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھ گیا اور منت کی گود میں سر رکھ دیا منت کو ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔ پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں کوئی دیکھ لے گا، حسنال نے ایک نظر اس کے شفاف چہرے پر ڈالی آئی لو یو، جواب دے دو اس کا چلا جاو گا پکا، پھر اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے کو چھوا، پلیز زرز زرز چلے جائیں، اوکے لیکن مجھے جلد جواب چاہیے پھر وہاں سے اٹھا اور چلا گیا، منت دھڑکتے دل کے ساتھ اسے جاتا دیکھ رہی تھی، وہ بے جان محسوس کر رہی تھی وہ وہاں سے اٹھی اور جا کر دروازہ بند کیا اور واپس آکر بستر پر لیٹ گئی۔ حسنال اپنے کمرے میں آکر اب بھی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا سب سوچکے تھے لیکن دو

دل رکھنے والے جاگ رہے تھے

سارے گھر میں شادی والا ماحول تھا، پورا گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا، رابیہ اور فاطمہ تیار ہو کر کاموں میں مصروف تھیں، احمد خوشی سے گھر میں ادھر ادھر بھاگ رہا تھا، شوریم کمرے میں تیار ہو رہا تھا حسنال کیٹرینگ والوں سے کچھ بول رہا تھا، عقیل اور ارسلان بھی ساتھ ہی

، ٹھہرے تھے، منت اپنے کمرے میں مکمل تیار ہو کر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ رہی تھی سکائے بلوکلر کافراق جو اس کے پاؤں تک آرہا تھا، ہلکہ پینک میک اپ، آج وہ معمول سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی، بال بھی کھول رکھے تھے، وہ کمرے سے نکل کر لاونچ میں آئی جہاں فاطمہ اور رابیہ موجود تھیں، ماشاء اللہ میری جان تو آج چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے، رابیہ نے کہا، فاطمہ نے پیار سے منت کی طرف دیکھا اور چہرے کو سہلایا، ارسلان اور عقیل دونوں ان کے پاس آئے، مٹھائی آگئی ہے اور باقی چیزیں بھی، تم دونوں جا کر گاڑی میں سیٹ کرو، اوہم آرہے ہیں زرا لائٹنگ والوں کو دیکھ لیں سب باہر چلے گئے

surprise 🌹

منت وہاں سے جانے لگی تو اچانک کسی نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اپنی طرف کھینچا وہ حسنا تھا ضدی، اس نے اسے دیوار سے لگایا، اسے اپنے سامنے دیکھ کر تو منت کے چہرے کا رنگ ہی اڑ گیا، وہ دو ہفتوں سے اس سے چھپتی پھر رہی تھی، آج تو پکڑی ہی گئی، بہت حسین لگ رہی ہو اور آنکھ وینک کی، منت نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا، شرم نہی آتی آپ کو کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ ہا ہا ہا شرم وہ کیا ہوتی ہے، ویسے شکل سے تو آپ بالکل ایسے نہیں لگتے، حسنا کا ایک دم سے کہنا نکلا، دراصل محبت میں سب جائز ہے، اب ایسے ہی تنگ کرو گا تمہیں عادت ڈال لو، دو ہفتے پہلے کچھ کہا تھا ابھی تک جواب نہیں دیا، آج تو جواب لے کر جاؤں گا، اور یہ کیا

🌹❤️🌹

Email: info@novelsmafia.com

قد میں اس سے بڑا تھا، یہ جو تم ابھی نخرے دیکھا رہے ہو نہ معصومہ تمہیں سیدھا کر دے گی، اور تم ہی جو رو کے غلام بن کر گھوم رہے ہو گے، ایسا کبھی نہیں ہو گا شوریم نے منت کی طرف دیکھ کر کہا، ہی ہی وہ پھر سے ہنسی، تم جیسے لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں لاشیں بیچھا دیں گے اور بعد میں بیوی کے بستر بیچھا رہے ہوتے ہیں، یہ کہ کر اس نے شوریم کا کاندھا چھوڑا اور زور سے ہنس دی، شوریم منہ بسورے اسے دیکھ رہا تھا، اگر تم میری سب سے اچھی دوست اور کزن نہ ہوتی تو میں تمہیں لازمی مارتا، وہ تپ کر اسے دیکھ رہا تھا اور وہ مسکان دبائے اسے دیکھ رہی تھی، ارے تم دونوں یہاں ہوں، فاطمہ نے شوریم کو پیار کرتے ہوئے کہا، چلو بھائی دیر ہو رہی ہے جانا نہیں ہے کیا؟ جی چلیں، منت نے کہا، شوریم جاتے جاتے رکا امی، جی امی کی جان، امی گھوڑا آگیا، گھوڑا اااااااااا؟ جی گھوڑا اب ظاہر ہے اس گھر کی پہلی شادی ہے گھوڑے پر سوار نہیں ہوں گا تو غریب آدمی والی فیلنگ آئے گی، فاطمہ نے ایک غصے والی نظر شوریم پر ڈالی، ارے گھوڑے کو چھوڑ، پیچھے والے محلے میں ایک آدمی کے پاس گدھا ہے، اگر بولو تو وہ اریخ کر لیں، شوریم کے پیچھے ٹھہری منت نے کہا تو شوریم پیچھے مڑا اور ایک تھپڑ اس کے سر پر مارا، میں کیوں جاؤں گدھے پر، کیونکہ وہ تمہارے جیسا ہے اس لیے منت نے ہنستے ہوئے کہا تو شوریم کا جیسے دماغ ہی گھوم گیا، انففف یہ تم دونوں بھی نہ چلو اب دیر ہو رہی ہے، فاطمہ نے کہا تو وہ ان کے ساتھ ہی چل پڑے



عافیہ کا گھر سجا ہوا تھا، نکاح سادگی سے تھا لحاظ زیادہ مہمان نہی تھے، معصومہ کی دوستیں اور چند ایک فیملی ممبرز تھے، معصومہ کی دوستیں معصومہ کے ساتھ بیٹھیں پکس بنا رہیں تھیں۔۔۔، روحان اور عافیہ بارات میں مہمانوں کے استقبال لیے تیاری کر رہے تھے، معصومہ دلہن بنی بیٹھی تھی، سرخ جوڑے میں نہایت خوبصورت لگ رہی تھی، بارات آچکی تھی سب نے ان کا استقبال کیا، روحان نے ایک نظر منت کو دیکھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مگر وہ حسنا کی طرف دیکھ رہی تھی، روحان نے حسنا کو دیکھا تو وہ بھی منت کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا، روحان کو تو جیسے کرنٹ سا لگا، غصے سے آنکھیں لال ہو گئی، روحان وہاں سے چلا گیا تو عافیہ پریشان ہو گئی، سب بہت خوش تھے، بس روحان جل رہا تھا سب بہت خوش تھے، بس روحان جل رہا تھا، منت بھاگتی ہوئی معصومہ کے پاس گئی اور جا کر اسے گلے لگا لیا، ماشاء اللہ یو لو کینگ بیوٹی فل، شکریہ جناب، معصومہ نے منت کو گلے لگاتے کہا، کچھ دیر کے بعد نکاح ہوا اور رات کے وقت سب دلہن لیے گھر پہنچے، مہمانوں کی چہل پہل شروع ہو چکی تھی، شوریم اور معصومہ سیٹج پر بیٹھنے نہایت خوش تھے، منت اپنی دوست لیلیٰ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی، حسنا اپنے دوستوں کے ساتھ تھا لیکن نظریں منت

پر جمی تھیں آج وہ اسے معمول سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔ گھر والے مہمانوں کے ساتھ
مصرف تھے، گھر کو بہت عرصے بعد خوشیوں نے آگھیرا تھا
..... اگلی صبح

، آٹھ جاو جانے من سات بج رہے ہیں شور یم نے معصومہ کے چہرے کو سہلاتے ہوئے کہا
، ہممم آٹھ رہی ہوں، آج تو کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی ہوں، اب آٹھ جاؤ بچے کی جان لوگی کیا
معصومہ نے پوری آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا، بس بس زیادہ فری ہونے کی کوشش مت
کرو، تمہارے وجہ سے بہت مار کھائی ہے میں نے، میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم ماضی کی ہر
بری چیز بھول جاؤ گی۔ معصومہ ایک بات پوچھوں؟ جی پوچھیں، روحان بھائی کا موڈ کچھ ٹھیک
نہیں تھا، کیا وہ ہماری شادی سے خوش نہیں ہیں؟ معصومہ کا چہرہ جیسے اتر گیا با مشکل آواز نکالی
نہنی تو وہ بس میری وجہ سے اداس تھے، ہممم، ٹھیک ہے تیار ہو جاو سب ناشتے پر انتظار کر
رہے ہیں اور آنکھ وینک کر گیا، وہ ہلکے سا مسکرا دی



ٹیل پر ناشتہ لگ چکا تھا، سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے، جلدی سے ناشتہ کرو سب آج
، ولیمہ ہے اور بہت سے کام کرنے ہیں (فاطمہ نے کہا)۔ امی آپ فکر نہ کریں سب ہو جائے گا
شام کا وقت تھا، پورا گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا معصومہ پینک کلر کا لباس پہنے پھولوں سے

بنی سٹیج پر شوریم کے ساتھ بیٹھی تھی، دونوں نہایت خوش تھے، گھر والے مہمانوں کے ساتھ تھے، منت مسلسل غصے سے حسنا کی جانب دیکھ رہی تھی، جو روحان اور اپنے باقی دوستوں کے ساتھ بیٹھا گپیں لگا رہا تھا، اس نے ایک دفعہ بھی منت کی طرف نہیں دیکھا تھا، وہ بلیک کلر کے لباس میں کوئی حور لگ رہی تھی مگر وہ تھا جس نے ایک دفعہ بھی اسے نہیں دیکھا، وہ غصے سے اٹھی اور اندر چلی گئی، اندر وہ سیڑھیوں پر بازوؤں میں منہ دیے بیٹھ گئی، کھڑوس کہی کا ایک دفعہ بھی میری طرف نہیں دیکھا، سمجھتا کیا ہے خود کو، تمہارے دل کا شہزادہ سمجھتا ہوں، خود کو اور وہ ہلکا سا ہنس دیا، منت نے چہرہ اوپر کر کے دیکھا تو حسنا اس کے سامنے ٹھہرا تھا، منت کو اور بھی غصہ آیا اس پر، اب کیوں آئے ہیں آپ؟ میں آپ کے لیے تیار ہوئی تھی آپ نے ایک دفعہ بھی میری طرف نہیں دیکھا اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا، تم کبھی بوری لگ ہی نہیں سکتی، حسنا اب اس کے ساتھ سیڑھیوں پر بیٹھ گیا، اور اس کا ہاتھ تھاما، تم تو میری جان ہو، میں تو بس تمہیں تنگ کر رہا تھا، اور وہ منت کی شکل دیکھ کر ہنس پڑا جس پر منت کو اور بھی غصہ آیا، میری بات سنیں آئندہ آپ نے مجھے اگنور کیا تو پھر کسی دن ایسے ہی مجھ سے پیٹ جائیں گے آپ، اچھا تم مجھے پیٹو گی ہاں بالکل، مار کر دیکھنا زرا۔۔۔ حسنا شوخی ہوا۔ آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں۔۔۔ ہاں بالکل،۔۔۔ حسنا نے لا پرواہی سے کہا۔۔۔ منت نے آگے ہو کر اس کی گالیں کھینچی اور اتنی کس کر کھینچی کے درد کی شدت سے قراہ رہا تھا وہ، حسنا فوراً وہاں سے اپنی گالیں مسلتا آٹھ کھڑا ہوا، ظالم اتنی زور سے کون کھینچتا ہے

میں۔۔۔۔ دانت نکالتے۔۔۔۔ منت نے فخر یہ انداز میں کہا، وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور حسنا کے مقابل ٹھہری تھی، اس نے اپنی گالوں کو دونوں ہاتھوں سے چھپا دیا تو منت نے اس کے بازو پر چوٹی کاٹی اس کے ایک ہاتھ اپنے بازو پر رکھ دیا، اللہ اللہ تم اتنی ظالم ہو مجھے، آج پتا چلا ہے، منت ہنس دی آئندہ اگر مجھے انور کیا تو تمہارے بال سر سے الگ کر دوں گی، اس نے انگلی کے اشارے سے مسکراتے ہوئے کہا، حسنا رونی شکل بنا کر اسے دیکھ رہا تھا اسے یقین ہی نہ آیا کہ یہ وہی منت ہے معصوم اور خاموش سی۔۔۔ رو کو زرا بتاتا ہوں تمہیں وہ جیسے ہی آگے آنے لگا لیلیٰ نے آواز لگائی تم یہاں کیا کر رہی ہوں چلو باہر۔۔۔، ہاں چلو منت نے فاتحانہ مسکراہٹ سے حسنا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا، منت نے آنکھ وینک کی تو حسنا مسکرا دیا، حسنا بھی باہر چلا گیا، لیکن کوئی تو تھا جو ان دونوں کے درمیان تھا۔۔۔۔۔ جو سب کچھ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ روحان تھا، کھڑکی میں سے سب دیکھ چکا تھا، غصے سے اپنے قدموں پر ٹھہرنا مشکل ہو گیا تھا،

(ایک سال پہلے)

، عنائزہ، منت کا اصل نام ہے، عنائزہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، میرے جذبات سچے ہیں، منت نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا، اگر آئندہ آپ نے مجھ سے ایسے بات کی تو میں باباجان کو بتا دوں گی، اپنی حد میں رہیں، آپ صرف میرے کزن اور بھائی ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں) اور آہستہ آہستہ وہ خیال دھندلا ہوتا چلا گیا، میں نے تمہارے لئے تھپڑ برداشت کیا، مجھے لگا شاید تم ابھی چھوٹی ہو اس لیے میری بات نہ سمجھی لیکن میں غلط تھا، اب دیکھو حسنا! میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں، میں تم سے عنائزہ کو چھین لو گا اور تم اس سے محبت کی قیمت چکاؤ گی، تم صرف میری ہو وہ غصے سے بولتا وہاں سے چلا گیا، ولیمہ کی تقریب اچھے سے گزری۔
تم اندر حسنا! بھائی کے ساتھ کیا کر رہی تھی، لیلیٰ نے شکی نگاہوں سے منت کی طرف دیکھا، بعد میں بتاؤں گی، ہم، ٹھیک ہے، لیلیٰ کو جیسے شک سا ہوا،
ایک ہفتے بعد

بیٹا تم دونوں ناشتا تو کر لو، نہی امی ہم باہر سے کچھ کھالیں گے پھر اسے کالج چھوڑ کر میں یونی چلا جاؤ گا، شوریم نے فاطمہ سے کہا، اچھا بیٹا ٹھیک ہے۔ حسنا!، عقیل، اور ارسلان آج جلدی آفس چلے گئے تھے، منت گھر پر ہی تھی، رابیہ اور فاطمہ ناشتے کی ٹیبل پر آ بیٹھیں، بہت تھکان ہو گی ہے فاطمہ بھابھی، آپ کیا سوچ رہی ہیں؟ پتا نہیں یہ دونوں اس رشتے کو نبھا بھی پائیں

گے یا نہیں، فاطمہ نے مایوسی سے سر جھٹکا، مایوسی والی باتیں نہ کریں بھابھی انشاء اللہ سب اچھا ہوگا، رابیہ نے فاطمہ کے ہاتھ کو تھپتھپایا، اسلام و علیکم، لیریز کیا باتیں ہو رہی ہیں، زرا مجھے بھی تو بتائیں؟ منت نے ناشتے کی میز پر بیٹھتے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا، ارے کچھ نہیں میں بھابھی کو کہہ رہی تھی کہ شادی کی وجہ سے بہت تھکن ہو گئی ہے، ہاں امی بہت تھک گئے ہیں ایک ہفتہ گزر گیا لیکن ابھی تک تھکن ہے، اچھا چلیں ناشتہ تو کریں آپ دونوں، منت نے آملیٹ فاطمہ کے آگے رکھتے آنکھ وینک کی، بہت شیطان ہو گئی ہو تم، فاطمہ نے منت کا.. ہلکا سا کان پکڑتے ہوئے کہا

شام کا وقت تھا، تیار ہو گئی ہو معصومہ، جی شوریم بس دو منٹ، شوریم نے ایک نظر اس پر ڈالی جو آئینہ کے آگے ٹھہری اپنے بال ٹھیک کر رہی تھی، بہت خوش ہو بھی تم شوریم نے معصومہ کو دیکھتے ہوئے کہا، ہاں تو میں اپنی امی سے ملنے جا رہی ہوں نہ ہوں خوش کیا، اس نے سوالیہ نظروں سے شوریم کو دیکھا، ہونا چاہیے لیکن رہنے نہیں دوں گا تمہیں، کیوں؟ معصومہ کی خوشی جیسے آدھی ہو گئی، کیوں کہ میں آپ کو یاد کروں گا اس لیے، اچھا میں امی کو بتانے جا رہا ہوں کہ ہم جا رہے ہیں، تم جلدی سے نیچے آ جاؤ، اوکے، شوریم کے کمرے سے باہر جاتے ہی وہ صوفے پر بیٹھ گئی، اور دل میں وہ شرط یاد کی جو ان دونوں کی شادی کے لیے روحان نے

رکھی تھی، اس کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی، کیا بولوں گی بھائی سے، کیسے بتاؤں گی شوریم کو کہ بھائی نے کس شرط پر شادی کروائی تھی میری، اے میرے رب، میں کیا کروں اگر شوریم کو بتایا تو وہ بہت غصہ کرے گا اور اگر نہ بتایا تو روحان بھائی مجھے جان سے مار دیں گے، وہ پاؤں پٹختے اٹھی اور نیچے جانے لگی، شوریم فاطمہ کو بتا چکا تھا، امی ہم جائیں معصومہ نے فاطمہ کو دیکھا، ہاں بیٹا جاؤ، اپنی امی کو میرا سلام کہنا، شوریم اور وہ دونوں جا رہے تھے کہ منت نے راستہ روک لیا، واہ یار بڑی دعوتیں ہو رہی ہیں تم دونوں کی آج کل، مزے ہیں تم دونوں کے تو، تم جل رہی کے تمہیں کیوں نہیں بلایا شوریم نے مسکراتے کہا۔۔۔ جلتی ہے میری جوتی مسٹر، اور تم جب سے شادی ہو کر آئی ہے تب سے مجھ سے بات ہی نہیں کی بے وفا، نہیں ایسا نہیں، معصومہ پریشانی سے کہنے لگی، بعد میں پوچھوں گی ابھی آپ دونوں جاؤ لیٹ ہو.... رہے ہو منت کہتی چلی گئی اور وہ دونوں بھی روانہ ہو گئے

حسنال اپنے دوستوں کے ساتھ کسی کیفے میں چائے پی رہا تھا، وہ زیادہ دوست نہیں بناتا تھا، اس کے دو بچپن کے دوست تھے، یار تم کب شادی کر رہے ہو، رافع نے حسنال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، رافع مجھے لگتا ہے کہ اس کا ارادہ بھی شیخ رشید کی طرح سینگل رہنے کا ہے، ہاں یار

آبان تو ٹھیک کہہ رہا ہے وہ دونوں ہنس پڑے، حسنا ان دونوں کو تیکھی نظروں سے گھور رہا تھا۔

عافیہ کے گھر معصومہ کے آتے ہی رونق جاگ گی، سب کھانا کھا چکے تھے، شوریم، روحان، آپس میں باتیں کر رہے تھے، معصومہ نے عافیہ کو گلے لگا رکھا تھا، اب بس کرو چھوڑ دو مجھے چائے بنانی ہے، معصومہ نے عافیہ کے گال چومتے اسے دیکھا اور پیچھے ہو گی، عافیہ کچن چلی گئی شوریم کے موبائل پر کال آئی وہ باہر چلا گیا، معصومہ اور روحان اکیلے تھے، روحان اٹھا اور، اس کے پاس جا بیٹھا، بات کی؟ روحان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، نہ، نہ، نہ، عافیہ نے معصومہ کا سانس پھول گیا، تمہیں پتا ہے نہ تمہاری شادی کے لیے کون سی شرط رکھی تھی میں نے، ج، ج، ج، ج، جی، جلدی بات کرو ورنہ میں تمہارا گھر بسنے نہیں دوں گا سمجھی، اس نے دبی آواز میں چیختے ہوئے کہا، کون سی شرط کی بات کر رہے ہیں یہ دونوں، شوریم دیوار کے پیچھے ٹھہرا سب سن رہا تھا، دیکھو معصومہ تم شوریم کو چاہتی تھی وہ تمہیں مل گیا وہ اب اگر عنائزو (منت) مجھے نامی تو میں کیا کر سکتا ہوں تم سوچ بھی نہیں سکتی، شوریم شل سا وہاں ٹھہرا رہا، اسے یقین نہیں ہوا کہ معصومہ نے یہ سب چھپایا اور ہماری شادی کے لیے شرط جیسا

گندالفظ استعمال کیا، اور منت اس کے بارے میں ایسا سوچا ہماری محبت کے لیے میری سب سے اچھی دوست کو قربان کرنا چاہا، اس کا چہرہ غصے سے لال پڑ چکا تھا

شوریم اندر داخل ہوا، چلو معصومہ گھر چلیں، روحان کے دل کو دکھا سا لگا، ارے بیٹا چائے تو پی لو، عافیہ نے اسرار کیا، نہیں آنٹی پھر کبھی، وہ اللہ حافظ کہتا وہاں سے چلا گیا، معصومہ سب سے ملی اور جا کر کار میں شوریم کے ساتھ بیٹھ گئی، اسے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے، معصومہ یہ تو جان گئی تھی کہ وہ سب سن چکا ہے، سارار استہ وہ دونوں خاموش رہے، گھر پہنچ کر شوریم نے سب کو سلام کیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا، سب گھر والے ٹی۔وی لاؤنچ میں تھے، اسے کیا ہوا، فاطمہ پریشانی سے معصومہ کو دیکھنے لگی، کیا ہو گیا ہے بیگم آتے ہی بچی سے سوال کرنے لگ گئی ہو، تھک گئے ہوں گے دونوں، جاو بیٹا کمرے میں جاؤ، ج، ج، جی انکل وہ کہتے وہاں سے چلی گئی، حسنا خاموشی سے بیٹھا سب دیکھ رہا تھا، شوریم بیڈ پر سر جھکائے بیٹھا تھا، تم وہاں سے ایسے کیوں آئے سب کیا سوچ رہے ہوں گے، شوریم نے غصے سے اسے دیکھا اور اس کے مقابل جا کھڑا ہوا، کون سی شرط کی بات کر رہے تھے تم دونوں، کو، کو، کوئی نہیں، اچھا میں سب سن چکا ہوں بی بی، تم نے مجھ سے یہ کیوں چھپایا، شوریم نے معصومہ کی دونوں بازوؤں کو کس کے پکڑتے ہوئے کہا، میں ڈر گئی تھی کہ تم مجھ سے شادی سے انکار کر دو گے، شوریم نے غصے بھری نظر اس پر ڈالی، تم نے اتنے مقدس رشتہ کے لیے شرط ماننے کا کہا

شرم نہی آتی تمہیں، پلیز شوریم آپ گھر میں منت اور روحان کے رشتے کے لیے بات کریں ورنہ بھائی ہمارا گھر نہی بسنے دیں گے، وہ رو دہی تھی، میں لعنت بھیجتا ہوں تمہارے بھائی پر، اور اس شرط پر اور تمہارے بھائی کی گھٹیا سوچ پر، اس گھٹیا انسان سے کہو یہ نہی ہو سکتا ک، ک، ک، کیوں نہیں ہو سکتا؟ کیوں کہ حسنا بھائی منت کو پسند کرتے ہیں اور منت کی شادی صرف حسنا بھائی سے ہوگی سمجھی، میرے سامنے سے چلی جا ورنہ جان سے مار، دوں گا تمہیں، وہ کمرے سے نکل کر سٹڈی روم میں چلی گئی، شوریم بیڈ پر سر پکڑ کر بیٹھ گیا کچھ دیر بعد سب سونے جا چکے تھے، معصومہ کمرے کے سامنے ٹھہری اس بات کی کشمکش میں مبتلا تھی کہ جاویا نہیں؟ اس نے سوچنے کے بعد دروازہ کھولا تو وہ لوک نہی تھا، اس نے اندر جھانک کر دیکھا تو شوریم بیڈ پر دوسری طرف منہ کیے سو رہا تھا، معصومہ صوفے پر دونوں گٹنوں پر بازو لپیٹ کر منہ بازو میں دیے رونے لگی

اگلی صبح

دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی، دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا اور چلے گئے، شوریم نے معصومہ کو کالج چھوڑا اور خود یونی چلا گیا۔ منت بھی یونی جا چکی تھی، حسنا آج آفس میں میٹنگ ہے، جی ابو ہماری تیاری مکمل ہے، وہ چائے پے رہا تھا اور سنجیدگی سے ان دونوں کی

طرف متوجہ تھا، چاچو آپ کیا کہتے ہیں ڈیل فائنل ہو جائے گی کیا؟ ہاں لگتا تو ہے، گہری سوچ میں ڈوبے ارسلان نے جواب دیا، آپ مرد حضرات کو سوائے اپنے بزنس کے کچھ آتا ہے فاطمہ نے منہ بناتے عقیل کو دیکھا، ہاں بھابھی سارا دن آفس کا کام اور جب گھر آتے ہیں تو نیوز لگا کر بیٹھ جاتے ہیں، رابیہ نے جیسے فاطمہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔ ہاں تو اب ہم تینوں آپ کی طرح ویلے تھوڑی ہیں کہ ہر وقت عورتوں کی طرح ڈرامے دیکھیں یا پھر دوسری عورتوں کی برائیاں کریں، ارسلان نے دونوں کی طرف متوجہ ہوتے کہا، توبہ کریں بھائی صاحب ہم کب برائیاں کرتی ہیں، فاطمہ نے منہ بناتے ارسلان کو دیکھا، وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگی اور پھر ان تینوں کی طرف۔ عقیل نے ارسلان کی کوئی پرکونی ماری، میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے، اس سے پہلے کہ یہ دونوں ہماری خاطر تواضع کر دیں، جی بھائی صاحب دیکھو تو سہی کیسے ہمیں گھور کر دیکھ رہے ہیں، حسنا جو ان کے ساتھ بیٹھان کی سرگوشیوں کو سن کر ہنس رہا تھا، یہ آپ دونوں کیا باتیں کر رہے ہیں، رابیہ نے دونوں کو کہا، نہی بھابھی کچھ نہیں، ہمیں دیر ہو رہی ہیں آفس کے لیے، عقیل یہ کہتا وہاں سے اٹھا اور باہر چلا گیا، ارسلان بھی اس کے پیچھے چل دیا۔ ویسے آپ دونوں غصے میں بالکل ویسی لگتی ہیں جیسے کل آپ دونوں ڈرامہ سیریل دیکھ رہی تھی اس ویلن کی طرف اور ہنس کر بھاگ گیا، فاطمہ کا ہاتھ جوتے تک جاتے جاتے رکا، حسنا بھی بھاگ گیا۔

میٹنگ سے فارغ ہو کر روحان اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھ گیا، وقت دیکھا تو 12 بج رہے تھے، تب ہی اس کا فون بجا، علی لکھا ہوا آ رہا تھا، روحان نے کال اٹینڈ کی اور سپیکر ان کر کے موبائل سامنے پڑی ٹیبل پر رکھ دیا۔ اسلام و علیکم! بڑے مصروف ہو گئے ہو آج کل، ملتے ہی نہیں ہو و علیکم السلام، ہاں بس تھوڑا مصروف ہوں، ہم آواز سے تو مسٹر روحان بہت پریشان لگ رہا ہے، ہاں بس ایسے ہی، ہم اچھا چلو شام کو ملنے کا پروگرام بناتے ہیں، اور میں انکار نہیں سنوگا، اچھا جی ٹھیک ہے، شام کو ملتے ہیں، اوکے مسٹر روحان اللہ حافظ، اللہ حافظ اور علی نے کال کاٹ دی۔

دوپہر کا وقت ہوا، امی ایک چائے بنادیں پلیز، بہت تھک گیا ہوں، اچھا میری جان، فاطمہ نے حسنا کے بالوں کو پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔ منت کچن میں برتن دھو کر فارغ ہوئی، چچی آپ رہنے دیں میں بنادیتی ہوں، اس نے ایک نظر حسنا پر ڈالی، حسنا اس کی آواز پر چونک کر پلٹا اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ کچن میں ہے، اچھا بنادو جب تک میں کپڑے اوپر سے اتار کر بلیٹ لو، جی، منت کہتے ہی کچن میں چلی گئی، اور فاطمہ اوپر، حسنا نے اسے مڑ کر دیکھا لیکن وہ اپنے کام میں مصروف تھی اس نے ایک دفعہ بھی حسنا کو نہیں دیکھا وہ منہ بنا کر سیدھا

ہو گیا، کچھ دیر بعد منت نے چائے کا کپ سامنے پڑی ٹیبل کر رکھا اور جانے لگی، حسنا نے آگے ہو کر اس کی نازک کلائی کو تھام لیا، میں تھوڑے دن مصروف کیا رہا، آپ تو مجھے بھول ہی گئی ہیں میڈم، میرا ہاتھ چھوڑ دیں درد ہو رہا ہے اس نے گرفت اور بھی مضبوط کی چھوڑیں، اس نے ایک بے سود کوشش کی لیکن ناکام رہی، وہ مسکرایا، منت نے اس کی آنکھوں میں شرارت دیکھی تو کانپنے لگ گئی کیونکہ وہ حسنا تھا جس سے کسی بھی طرح کی امید رکھی جاسکتی تھی، حسنا اسے اپنی طرف کھینچنے لگا تو فاطمہ نیچے آتے دکھائی دی، حسنا نے فوراً ہاتھ چھوڑ دیا، آج کل بچ رہی ہو اس دن لیلی نے بچا لیا اور آج امی نے، چلو پھر سہی بتاؤ گا تمہیں جیسے پہلے کمرے میں آکر بتایا تھا یا بچن میں، اور وہ مسکراہٹ دبا گیا، جب کہ منت نظریں جھکا گئی، کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں میں، فاطمہ نے آواز لگائی، ن، ن، نہی کچھ نہیں، منت نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی، کیا چل رہا ہے تم دونوں میں، حسنا جو مزے سے چائے پی رہا تھا، چائے جیسے اس کے ہلق میں اٹک سی گئی، کچھ نہی امی اور وہ نظریں چرا گیا، ہاں جیسے میں تو جانتی ہی نہیں ہوں، مجھے منت ہمیشہ سے بہت پسند ہے میں اسے اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں، جب تم کہو گے تو تمہارے بابا سے بات کرو گی، حسنا خوشی سے پاگل ہو گیا۔ جی امی اور چائے پینے میں مصروف ہو گیا، وہ چائے اس کے لیے دنیا کی سب سے قیمتی چیز تھی وہ اس کی محبت نے بہت محبت سے بنائی تھی، وہ چائے شفا تھی اس کے لئے، اچھا میں جا رہی ہوں کمرے میں آرام کرنے بہت تھک گئی ہوں، جی امی آپ جائیں

میں بھی روم میں جانے لگا ہوں۔ منت اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی، شکر ہے بچ گی ورنہ حسنا سے تو کسی بھی چیز کی امید رکھی جاسکتی ہے، اس نے ایک ہاتھ اپنے دل پر رکھا اور ٹھنڈا سانس لیا، تب ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور احمد اندر داخل ہوا اس نے اپنا بیگ بیڈ کی سائڈ پر رکھا اور آپی آپی کہتا منت کے گلے لگ گیا، آپی مجھے ہوم ورک کروادیں، ابھی کروادیتی ہوں، منت نے احمد کے دونوں گال چومتے ہوئے کہا، پہلے ہوم ورک پھر ہم کھیلیں گے۔ اوکے، احمد کی تو خوشی کی انتہا نہ رہی، وہ اپنے بیگ سے ایک ایک کر کے کتابوں کو نکالنے لگا۔

شام کا وقت ہوا، روحان اور علی دونوں کسی ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے، ان کے سامنے سینڈویچ اور جوس کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ علی نے روحان کے پریشان حال چہرے کو دیکھا اور اپنی طرف سے بات کا آغاز کیا، کیونکہ وہ جب سے بیٹھے تھے دونوں میں خاموشی تھی۔ کیا پریشانی ہے میرے بھائی؟ روحان تھوڑی دیر خاموش رہا پھر منہ نیچے کر کے بولا۔

عنائزہ (منت کا اصل نام)، کیا عنائزہ؟ وہ حسنا کو پسند کرتی ہے۔ کیا؟؟؟ علی کو جیسے جھٹکا سا لگا، لیکن تم تو کافی عرصہ پہلے اسے بتا چکے تھے تم اس سے محبت کرتے ہو، پھر بھی؟ وہ روحان کے پریشان چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ ہاں لیکن وہ مجھ سے نہیں بلکہ حسنا سے محبت کرتی ہے، تو تم اس سے دوبارہ بات کرو، اسے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرو، اسے اپنی محبت کا یقین دلاؤ۔ اور اگر پھر بھی اس نے مجھے ٹھکرا دیا تو میں کیا کروں گا علی اس کے بغیر مر جاؤ گا

روحان سر جھٹکتے ہوئے کہا، تو پھر میں تمہیں بتاؤ گا کہ کیا کرنا ہے، بس تم پریشان مت ہو علی نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ جماتے ہوئے کہا، روحان نے ایک نظر اس کو دیکھا اور سر کو خم کر گیا۔

رات کا کھانا کھا کر سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے، شوریم دوستوں کے ساتھ باہر تھا، معصومہ بہت دیر سے اس کا انتظار کر رہی تھی، کافی دیر تک وہ ایسے ہی بیڈ پر بیٹھی رہی، اچانک سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی، اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ عنائزہ تھی، تم معصومہ نے اسے حیران ہو کر دیکھا کیونکہ جب سے ان دونوں کی شادی ہوئی تھی وہ پہلی دفعہ ان کے کمرے میں آئی تھی، ہاں میں، کیوں میں نہیں آسکتی کیا، منت نے آبرو اچکاتے کہا، نہیں ایسا تو نہیں ہے تم آسکتی ہو، منت نے چائے کا کپ اسے تھمایا، یہ لو گرم گرم چائے اور اس کے سامنے آ بیٹھی، کیا ہوا دونوں دونوں ایک دوسرے سے اتنے اکھڑے اکھڑے کیوں ہو، نہیں تو ایسا تو نہیں، معصومہ نظریں چراگی، اور پھر خود ہی آگے ہو کر منت کو گلے لگالیا، کیا ہوا میری جان بتاؤ مجھے، وہ...، وہ مجھ سے ناراض ہے، لیکن کیوں؟ اس سوال پر وہ خاموش ہو گئی اور پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔ پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی اچھا چلو تم چائے پیو ٹھنڈی ہو جائے گی، وہ وہاں سے اٹھی اور باہر چلی گئی، وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی، جب شوریم اندر داخل ہوا

منت بھاگتی ہوئی اس کے پاس گی اور زور سے اس کے بازو کو پکڑ کر دبا یا، کیا ہوا منت؟ شوریم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ کیوں ناراض ہو تم معصومہ سے تمہاری وجہ سے وہ نہ سہی سے کھا رہی ہے نہ پی رہی ہے، تم نے اسے رولانے کے لیے اس سے شادی کی تھی، شادی سے پہلے تو بڑے بڑے دعوے کیے تھے تم نے اور اب اس کی آنکھوں میں آنسو کی وجہ بن گئے ہو، میں تمہیں پہلی اور آخری دفعہ کہہ رہی ہوں کہ اب اگر تم نے میری دوست کو کچھ کہا یا اسے ڈانٹا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا، شوریم آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا، وہ چھوٹی ہے شوریم تم تو بڑے ہو سمجھ دار ہو، وہ بچی ہے رشتے کی نزاکت کو نہیں سمجھتی مگر تم تو سمجھ دار ہو، جاو جا کر اسے مناو اور دوبارہ مجھے تمہاری وجہ سے روتی نظر نہ آئے۔ منت کی باتیں سن کر شوریم کو جیسے احساس سا ہوا کہ اس نے غلط کیا، کیونکہ وہ بچی تھی بھلا وہ کیا ہی رشتے کی نزاکت کو سمجھتی، شوریم اوکے کہتا اوپر چلا گیا۔

معصومہ نے چائے نہیں پی تھی، وہ بیڈ پر بیٹھی رونے لگی، دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے مڑ کر نہ دیکھا لیکن اسے معلوم تھا کہ وہ شوریم ہے، وہ منہ کٹنوں میں دیئے اور ٹانگوں پر بازو لپیٹے رو رہی تھی، شوریم کے ساتھ آٹھرا، اسے روتا دیکھ جیسے شوریم کا دل پھٹنے کو ہو گیا، وہ اس کے سامنے آ بیٹھا اور جب معصومہ نے ایک نظر بھی اس پر نہیں ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ انکور

کرنا کسے کہتے ہیں، اس سے رہانہ گیا اور اس نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنی طرف کیا اور گلے لگا لیا، ایم سوری میری جان، مجھے شرطوں سے چپڑ ہے تم جانتی ہو، مجھے شرطیں لگانا اچھا نہیں لگتا، مجھے غصہ تھا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا، چھوڑو مجھے وہ اپنے آپ کو اس سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی، شوریم نے اور مضبوطی سے اسے جکڑ لیا اور اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے، معصومہ ٹھنڈی سانسیں لینے لگی، اسے معلوم ہو گیا تھا کہ، شوریم کا غصہ اب ختم ہو چکا ہے اور شوریم اپنے اس رویے ہر نہایت شر مندہ تھا

منت چائے کا کپ لیے چھت پر بیٹھی نومبر کی ٹھنڈی شام کا مزہ لے رہی تھی، اکیلے اکیلے چائے پی جا رہی ہے مدام، کوئی مجھ بندہ ناچیز سے بھی چائے کا پوچھ لے، منت نے چونک کر پیچھے دیکھا تو حسنا اس کے سر پر ٹھہرا تھا، وہ اس کے مقابل کرسی پر آ بیٹھا، اب وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے، منت نے چائے کا کپ سامنے پڑی لکڑی کی چھوٹی گول میز پر رکھ دیا حسنا نے کپ اٹھایا اور اس کی بچی ہوئی چائے پینے لگا، اور اس کی طرف دیکھنے لگا، حسنا کو مسلسل اپنی طرف تکتا دیکھ کر منت کا دل کانپ گیا اور اس نے اپنا چہرہ جھکا لیا، ہم نکاح کر لیتے ہیں، میں یہی چاہتا ہوں تم بتاؤ کیا خیال ہے، منت نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔ میں ابھی پڑھ رہی ہوں، مطلب مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میری پڑھائی، اس کی فکر مت کرو

[illegible]

اگلے دن، یونی میں منت کینیٹین کے سامنے ایک بیچ کر بیٹھی گڑی دیکھ رہی تھی وہ حجاب اور عبایا پہن کر یونی آتی تھی، لیلیٰ کینیٹین سے برگراور کولڈ ڈرنک لیے آرہی تھی، لیلیٰ نے ایک بوتل اور برگراس کے سامنے رکھا، کیا سوچ رہی ہو منت؟ کل رات حسنا نے مجھ سے نکاح کے بارے میں پوچھا تھا، سچ.....، لیلیٰ کی تو جیسے خوشی کی انتہا نہ رہی، ہاں، میں نے ہاں کر دی ہے، لیلیٰ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا، اس کا مطلب میں شوپنگ سٹارٹ کر دوں، لیلیٰ کی تو جیسے خوشی کی انتہا نہ رہی، منت نے ایک بائٹ برگر کا لیا، پتا نہیں بابا ہاں کریں گے یا نہیں، وہ کچھ دیر بعد بولی، کیوں ہاں نہیں کریں گے انکل، بھلا کیا کمی ہے حسنا بھائی میں، کتنے ہینڈ سم ہیں وہ بالکل جہاں سکندر کی طرح اور کتنی محبت کرتے ہیں وہ بالکل سالار سکندر کی طرح، منت نے لیلیٰ کو گھور کر دیکھا، ناول کم پڑھا کرو، لیلیٰ نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا اور آنکھ وینگ کی تو وہ بھی ہنس پڑی۔

شام کا وقت تھا، معصومہ اور شوریم عافیہ کے گھر کے لیے جا چکے تھے، اس کے بعد شوپنگ کا ارادہ تھا۔ رابیہ اور فاطمہ دونوں اپنی دوست کی بیٹی کی شادی میں چلی گئی تھیں، احمد بھی رابیہ کے ساتھ ہی چلا گیا تھا۔ مرد حضرات آفس میں مصروف تھے، منت گھر میں اکیلی تھی وہ

شادی پر نہیں گی تھی، چائے کا کپ لیے صوفے پر وہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔ تب ہی روحان تیز تیز قدم بھرتا منت تک آیا، منت نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے ٹھہرا تھا، اس نے جلدی سے چائے کا کپ سامنے پڑی میز پر رکھا اور آٹھ کھڑی ہوئی، آپ؟ منت نے حیرانی سے اسے دیکھا، ہاں! کیوں میں یہاں نہیں آسکتا کیا؟ آخر میری بہن کی شادی ہو کر آئی ہے یہاں یہ گھر میری بہن کا بھی تو ہے، اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے منت کے چہرے کو غور سے دیکھا جو اسے دیکھنے کے بعد سفید پڑ چکا تھا، روحان سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا، آپ کی بہن آپ کے گھر جا چکی ہے تو آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں، اور مجھ سے جھوٹ مت بولنا کہ اب آپ کو پتا نہیں تھا کہ وہ آپ کے گھر گئے ہیں۔ منت نے وہیں ٹھہرے بازوؤں کو لپیٹے غصے سے کہا، وہ صوفے پر اب کی بار ٹیک لگا کر اس کی بات سن رہا تھا، دراصل میں تم سے بات کرنے آیا ہوں، لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی، آپ جاسکتے ہیں لیکن روحان اس کے چہرے پر نظر ٹکائے ہوئے تھا، اسے مسلسل اپنی طرف دیکھتا، دیکھ کر وہ ہڑبڑاگی، روحان بھائی، میں آپ سے کہہ رہی ہوں یہاں سے دفعہ ہو جائیں، بھائی لفظ تو جیسے روحان کے کانوں میں سیسا ڈال گیا تھا، وہ اپنے غصے پر قابو پاتے، مٹھیاں بنچے وہی بیٹھا رہا، آخری دفعہ کہہ رہا ہوں بیٹھ جا مجھے بات کرنی ہے، منت نے اس کی بات درگزر کر دی ... جیسے اس نے سنی ہی نہیں تھی

معصومہ اور شوریم عافیہ کے گھر سے نکلنے کے بعد شوپینگ کے لیے نکل گئے تھے، وہ کسی مال میں شوپینگ کرنے میں مصروف تھے، شوریم دیکھو نہ یہ ٹی بیئر کتنا پیارا ہے، مجھے یہ چاہیے، یار کیا بچوں والی حرکتیں کر رہی ہو، لے دو نہ یار پلیز، اچھالے لو، اچھا شوریم آنٹی اور انکل کے لیے بھی شوپینگ کرنی ہے ابھی، ہاں میری ماں کر لیں گے، جلدی سے شوپینگ کرو پھر کسی اچھی جگہ کھانا کھانے چلیں گے، اوکے میرے سویٹ ہی، معصومہ نے شوریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

منت میری صبر کا امتحان مت لو، میرا نام عنائزہ ہے، آپ کو کس نے حق دیا کہ آپ مجھے منت بولائیں، روحان غصے سے وہاں سے اٹھا اور منت کے قریب آیا اور اس کی بازو سے پکڑتے اسے صوفے پر دھکا دیا اور خود اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا وہ سہم کر پیچھے ہو گئی، تم جانتی ہو نہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے تمہیں بتایا تھا، پھر تم نے کیوں کسی اور کو چنا میں رشتہ بھیج دیتا ہوں، ہم شادی کر لیتے ہیں میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم حسنا کو بھول جاؤ گی، یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ عنائزہ کبھی اپنی محبت کے ساتھ دھوکہ کرے گی، میں صرف حسنا سے محبت کرتی ہوں، میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا، اب بھی بتا رہی ہوں کہ

میں آپ سے محبت نہیں کرتی، نہیں نہیں کرتی وہ چیخنی تھی، روحان کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی، اس نے منت کو اپنی طرف کھینچا اور روحان نے سختی سے منت کا منہ پکڑتے ہوئے کہا، بتاؤ، کیا کمی ہے مجھ میں، سب کچھ تو ہے میرے پاس، پھر تم نے کیوں حسنا کو چنا، وہ مجھ سے زیادہ تمہیں محبت نہیں کر سکتا، مر کر بھی نہیں، سرخ ہوتی آنکھوں سے منت کو گھورتے ہوئے کہا، چھوڑو مجھے گھٹیا انسان میں لعنت بھیجتی ہو تم پر، تم جیسا گھٹیا انسان اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا، منت کی آنکھوں سے آنسو نکل کر روحان کے ہاتھ پر گرے مجھے ہاں چاہیے جب میری امی آئیں تو، ورنہ حسنا کو کبھی زندہ نہیں دیکھ پاؤ گی، منت نے حیرانی سے اسے دیکھا، ک، ک، ک، کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ اگر تم نے رشتے کے لیے ہاں نہ کی تو میں اسے مار ڈالوں گا، بلکہ ہر اس شخص کو مار ڈالوں گا جو تمہیں میرا ہونے سے روکے گا سمجھی، یہ کہتے روحان نے منت کو پیچھے کی طرف دھکا دیا اور آٹھ کھڑا ہوا، دفع ہو جاو گھٹیا انسان، تم جیسے لوگ جو زبردستی کر کے سب حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ اس دنیا میں زلیل ہوتے ہیں اور کسی کو زبردستی حاصل نہیں کیا جاسکتا، منت چیخنی تھی، روحان نے ایک غصے بھری نظر منت پر دوڑائی، ٹھیک ہے پھر سکون سے حسنا کی موت کا تماشہ دیکھنا، اور وہاں سے چلا گیا، منت اپنے گٹنوں کو سینے سے لگائے اوندھے منہ صوفے پر لیٹ گئی اور زور زور سے رونے لگی، منت کا حجاب کھل کر اس کے سر سے گر چکا تھا، وہ خوف سے کانپ رہی تھی

رات کا وقت تھا، ارسلان مجھے لگتا ہے کچھ مسئلہ ہے، عنائزہ آج بہت بجھی بجھی سی تھی، ہماری شادی پر جانے سے پہلے تو وہ بالکل ٹھیک تھی، ہاں محسوس تو مجھے بھی ہوا اربہ، کیا تم نے اس سے پوچھا نہی کے کیا مسئلہ ہے؟ پوچھا تھا اس نے کچھ نہیں بتایا، ہمم ارسلان، خاموشی سے داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا تھا، میں خود اس سے صبح پوچھ لوں گا تم پریشان مت ہو جی ٹھیک ہے۔

معصومہ اور شوریم ایک ایک کر کے ساری چیزیں فاطمہ اور عقیل کو دیکھا رہے تھے، ارے واہ اتنی ساری شوپینگ، اور یہ ٹی ڈی بیئر اور گڑیا یہ سب، عقیل نے مشکوک نظروں سے شوریم کو گھورا، شوریم بھی آگے بہت چالاک تھا، وہ بھی سمجھ گیا، ارے نہی بابا وہ نہی جو آپ سمجھ رہے ہیں ابھی تو ہم بچے ہیں، ہمارا کوئی ارادہ نہی جب تک ہم دونوں کی تعلیم مکمل نہی ہو جاتی، شرم کرو، اپنے باپ کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہوئے تمہیں شرم نہی آتی، فاطمہ نے شوریم کو گھورا، معصومہ ویسے ہی سر جھکا گئی تھی، حسنا اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا منت کے بارے میں سوچ رہا تھا، آخر آج وہ اتنی خاموش اور پریشان کیوں تھی، کچھ دیر وہ لیٹے لیٹے سوچنے کے بعد، اپنے بیڈ سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکلا اور سیڑھیوں سے اترنے لگا تو

فاطمہ نے اس کا بازو تھام کر اسے روکا، کہاں جا رہے ہو؟ وہ خاموشی سے نظریں جھکا گیا، بتاؤ حسنا! امی پلیز مجھے ایک دفعہ منت کے پاس جانے دیں، مجھے پتا ہے کچھ ہوا ہے وہ بہت پریشان ہے، نہیں، ہر گز نہیں، یہ کوئی وقت ہے، میں جانتی ہوں کہ تمہیں اس کی فکر ہے مگر تم ابھی نہیں جاسکتے، لیکن امی.... بس میں نے کہا نہ، چلو جاو اپنے کمرے میں، حسنا! خاموشی سے کمرے کی جانب چل دیا

ایک جانب حسنا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا اور دوسری جانب منت اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیڈ پر اوندھے منہ بے جان سی لیٹی ہوئی تھی، اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہ رہے تھے، مجھے ہاں چاہیے، جب میری امی رشتے کے لیے آئیں تو، ورنہ حسنا کو کبھی زندہ نہیں دیکھ پاؤ گی، وہ سب منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے گھوم رہا تھا، وہ یوہی بے جان پڑی روتی رہی، وہ منظر رات کی تاریکی کو مزید بڑھا رہا تھا

صبح کا وقت تھا سب ناشتہ کر کے فارغ ہو چکے تھے، اور لاونچ میں بیٹھے چائے پی رہے تھے حسنا کی پوری توجہ منت پر تھی، جو خاموشی سے چائے کا کپ لیے ایک کونے میں بیٹھی تھی، عنائزہ میرا بچہ ادھر آؤ، ارسلان کی آواز پر منت نے نظریں اٹھا کر دیکھا، اس کی آنکھوں

سے صاف واضح تھا کہ وہ ساری رات نہیں سوئی، جی بابا، وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی، کیا مسئلہ ہے میری بیٹی کو، ادھر آؤ بابا کی جان، منت وہاں سے اٹھی اور ارسلان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی، ارسلان نے منت کو گلے لگاتے اس کے بالوں کو پیار سے سہلایا، بتاؤ میری جان، میری گڑیا کو کسی نے کچھ کہا ہے کیا، ایک لمحے کے لیے دل میں خیال آیا کہ بتا دیا جائے لیکن زبان نے ساتھ نادیا، بتاؤ بیٹا ہم سب پریشان ہیں راسیہ نے کہا، کسی نے یونی میں تو تنگ نہیں کیا تمہیں عقیل نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، نہیں تایا ابو، وہ..... وہ میری ڈائمنڈ کی رنگم ہو گئی ہے مجھ سے، وہ جو بابا نے لاسٹ برتھ ڈے پر دی تھی، آنسو آنکھوں سے نکل کر نیچے کو گرے، وہ آج سب سے جھوٹ بول گئی تھی، جسے جھوٹ سے نفرت تھی، اففف فافف فافف نے ٹھنڈا سانس لیا، حسناں بھی پرسکون ہو گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ منت جھوٹ نہیں بولتی لیکن اس کی سوچی آنکھیں دل پر جیسے خنجر چلا رہی تھیں، ارے میرے بچے نے اس بات کی ٹینشن لی ہوئی تھی، میں اور لادوؤں گا، سب کچھ میری بیٹی کا تو ہے، احمد جو خاموشی سے سب کی باتیں سن رہا تھا وہ اچانک سے بولا، بابا سب آپ کی کا ہے تو میرا کیا ہے، وہ منہ بنائے بولا تھا، جس ہر سب ہنس دیے۔

دوسری جانب روحان اپنی گاڑی میں علی کے ساتھ بیٹھا تھا، یار روحان تم سچ کہہ رہے ہو؟
ہاں تو اور کیا کرتا وہ بے نیازی سے بولا تھا، ایک دفعہ مل جائے مجھے حسناں کا بھوت تو اس کے
سر سے اتار دوں گا میں، دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور مسکرا کر لگے وہ
دونوں ایک جسے شیطانی دماغ کے مالک تھے، اچھا آج رات میں دبئی کے لیے روانہ ہو رہا
ہوں ہفتہ کو واپس آؤں گا، روحان نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، میں ضرور آؤں گا سی او ف
کرنے، ا

معصومہ عافیہ کی طرف چلی گئی تھی، روحان کے جانے کی وجہ سے وہ روحان کے لیے اس کی
پسندیدہ ڈیشیز بنارہی تھی، دوپہر کا وقت تھا حسناں آفس میں بیٹھا منت کے بارے میں سوچ
رہا تھا، رات کو فاطمہ کی وجہ سے نہیں جاسکا اور صبح اسے موقع نہیں ملا منت سے بات کرنے کا
تب ہی کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی، جی آجائیں، سر سب آچکے ہیں، اور میٹنگ کے
لیے ویٹ کر رہیں ہیں، عبداللہ سیکرٹری ہاتھ میں فائل لیے بتا رہا تھا، ٹھیک ہے آپ چلیں
میں آ رہا ہوں، وہ وہاں سے اٹھا اور کوٹ سیٹ کیا، موبائل ٹیبل پر رکھا اور میٹنگ کے لیے چلا
گیا۔

، شام کے وقت، شوریم سیڑھیوں سے اترتا باہر لون کی طرف اس آیا تو منت کو اکیلے بیٹھے پایا اکیلی کیوں بیٹھی ہو، شوریم کی آواز پر منت نے چونک کر اسے دیکھا، ویسے ہی، معصومہ کب تک وہاں رہے گی، آج رات کو روحان آفس کے کام سے دبئی جا رہا ہے کل اسے لے آوگا اچھا وہ سر کو خم کر گی، تم نے صبح سب سے جھوٹ کیوں کہا، ک، ک، کیا مطلب؟ منت میں نے گارڈ سے پوچھا تھا تو اس نے بتایا کہ ہماری غیر موجودگی میں روحان آیا تھا، کیا کیا ہے اس نے بتاؤ مجھے؟ منت چند منٹ خاموش رہی اور پھر سب کچھ بتا دیا، شوریم کے سنتے ہی حواس کھو گئے، وہ مٹھیاں بیچنے سرخ آنکھوں سے روحان کی نفرت دل میں لیے منت کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ گٹھیا شخص اس نے تمہیں ہاتھ کیسے لگایا، پہلے میری بیوی کو اور غلامیہ کہ وہ تمہیں منائے کے روحان سے شادی کر لو اور جب وہ یہ نہ کر سکا تو گٹھیا حرکتیں کرنے لگ گیا منت کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے، شوریم پلیز مجھے نہیں کرنی اس سے شادی، تم فکر مت کرو میں بات کرتا ہوں بھائی سے اور امی ابو سے کہ اس کے آنے سے پہلے تم دونوں کا نکاح کر دیں، شوریم حسناں کو روحان کے بارے میں مت بتانا، لیکن..، پلیز شوریم، شوریم چند منٹ خاموش رہ کر سر کو خم کر گیا

دوسری جانب روحان اپنے ایک کمرے کے فلیٹ میں بیڈ پر لیٹا منت کے بارے میں سوچ رہا تھا، وہ سب جو وہ اس کے ساتھ کر کے آیا تھا، ایک منٹ کے لیے اس کا دل ڈوب کر ابھرا، وہ اتنا برا تو نہیں تھا، کہ اسے دکھ دیتا، لیکن پھر حسنا کا نام اس کے کان میں گونجتا تو نفرت کی آگ میں جلنے لگا.. نہی چھوڑوں گا حسنا تمہیں، وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی۔ وہ غرایا تھا

فاطمہ اور عقیل کمرے میں بیٹھے تھے، اچھا تو حسنا اور عنائزہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، عقیل نے شوریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، حسنا سر جھکائے ایک سائڈ پر بیٹھا تھا، بابا پلیز آپ ایک دفعہ چاچو سے بات کر لیں مجھے یقین ہے کہ وہ منع نہی کریں گے، بیٹارات ہونے کو ہے، بھلا یہ کوئی وقت ہے کرنے کا اور ایسے معاملات میں جلدی نہی کی جاتی، بابا کیا آپ عنائزہ کو اپنی بہو نہی بنانا چاہتے، نہی بیٹا، وہ میری بیٹی جیسی ہے اور سچ پوچھوں تو میری بھی یہی خواہش ہے کہ وہ میری بہو بنے لیکن ارسلان اگر اس نے انکار کر دیا تو، بابا پلیز بات کر لیں حسنا نے جیسے منانا چاہا اچھا چلو بات کر لیتے ہیں، لیکن یہ بہت جلدی ہے، بابا آپ فکر نہ کریں، وہ انکار نہیں کریں گے مجھے یقین ہے۔ اور آپ نے ہر حال میں جمہ کو نکاح کے لیے منانا ہے، اففف اللہ کس قدر جزباتی بچے ہیں میرے، عقیل نے ماتھا تھاما

سب ایک جگہ لاونچ میں جمع ہو چکے تھے، جی بھائی صاحب آپ نے کیوں بلایا ہے، عقیل چند منٹ کی خاموشی کے بعد ارسلان کی طرف متوجہ ہوا، دراصل بات یہ ہے کہ، حسنا اور عنائزہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور نکاح کرنا چاہتے ہیں، ارسلان نے بے یقینی سے پہلے منت اور پھر حسنا کی طرف دیکھا، وہ ہتھکڑیاں پہن بیٹھا تھا، منت اور پھر حسنا کی طرف متوجہ ہوئے، کیا یہ سچ ہے عنائزہ بیٹا، ان کے چہرے پر قدرے نرمی تھی، منت حسنا کی طرف دیکھنے لگی، بتاؤ بیٹا، رابیہ نے کہا، جی امی ابو یہ سچ ہے اور وہ یہ کہتے ہی نظریں جھکا گئی، ارسلان نے سر کو خم کیا، دیکھو ارسلان کوئی زبردستی نہیں ہے میں، میں نہیں جانتا کہ تمہیں برا لگایا ہے، میری دل کی بھی یہی خواہش ہے کہ عنائزہ میری بہو بنے، نہی بھائی آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں، حسنا میرے لیے میرے بیٹے جیسا ہے اگر دونوں ہی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو انکار کا کوئی جواز نہیں، میرا ماننا یہ ہے کہ اگر بچے خود سے پسند کر لیتے ہیں اور شادی کا کہتے ہیں تو اس میں برا ماننے والی کوئی بات نہیں ہے اس سے پہلے کہ بچے غلط راستے پر جائیں یا کچھ خود سے کر لیں تو بہتر ہے ان کا نکاح کر دینا چاہیے، رابیہ تم بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے، جی اگر آپ کو نہیں ہے تو مجھے بھی نہیں ہے، بھائی میرے لیے یہ فخر کی بات ہے کہ حسنا میرا داماد بنے گا، میری بیٹی میری آنکھوں کے سامنے رہے گی ہر وقت، اور میرے بھتیجے سے زیادہ کوئی قابل اعتبار نہیں، ارسلان میں تمہارا کیسے شکر ادا کرو، تم نے میرا مان رکھ لیا، نہی بھائی مجھے شرمندہ نہ کریں۔ ارسلان بچے یہ

چاہتے ہیں کہ اس جمعے دونوں کا نکاح کر دیا جائے، لیکن بھائی یہ بہت جلدی ہے، صرف دو دن رہتے ہیں، جی بھائی صاحب، یہ بہت جلدی ہے، کیسے کریں گے میری ایک ہی بیٹی ہے بہت ارمان ہیں میرے، رابیہ عقیل سے بول رہی تھی، فکر مت کرو سب ہو جائے گا، فاطمہ نے رابیہ کا ہاتھ تھپتھپایا، ہم ابھی سادگی سے نکاح کر لیتے ہیں، جب عنائزہ کی بی۔ ایس، کمپلیٹ ہو جائے گی تو ہم شادی کر دیں گے، ارسلان کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہامی بھری منت اور حسنا ایک دوسرے کو بے یقینی سے دیکھ رہے تھے، گھر کو ایک دفعہ پھر خوشیوں نے آگھیرا تھا

اگلے دن صبح کو روحان نے عافیہ کو کال کی، کیسی ہیں امی، میں ٹھیک میرا بیٹا کیسا ہے، میں ٹھیک، معصومہ چلی گئی کیا؟، نہیں وہ آج جائے گی، شوریم آئے گا لینے، اچھا آپ اپنا بہت خیال رکھیں اور آج اور کل میں مصروف رہوں گا، آپ پریشان نہ ہونا، میں جمعہ کو خود کال کروں گا آپ کو، اچھا بیٹا، ٹھیک ہے، اللہ حافظ امی، اللہ حافظ بیٹا اپنا خیال رکھنا، جی امی اور روحان نے کال کاٹ دی۔ بھائی کا فون تھا، ہاں، اچھا کب آرہا ہے شوریم، انھوں نے کہا کہ وہ شام کو آئیں گے۔ اچھا

شام کو رابیہ، فاطمہ اور شوریم معصومہ کو لینے پہنچے، عافیہ ہم نے منت اور حسنا کا رشتہ پکا کر دیا ہے، اس جمعہ نکاح ہے دونوں کا، ماشاء اللہ بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں کو، خیر مبارک، فاطمہ نے مسکراتے ہوئے کہا، معصومہ کو تو جیسے شوک سا لگا، اچھا عافیہ جمعہ کو پہنچ جانا، ہم دعوت دینے آئے تھی، جی زورور، میری ایک لوتی بھانجی ہے میں زورور آؤ گی.. اور پھر دو دن ایسے ہی تیاریوں میں گزر گئے

جمعہ کی صبح جوشیوں کا سورج لے کر طلوع ہوا تھا، وہ دن آگیا تھا، جس کا انتظار تھا، پورا گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا، ہر طرف پھول بکھرے تھے، منت نماز ادا کر کے قرآن مجید پڑھ کر فارغ ہوئی سب نے ناشتہ کیا، لونڈری سے کپڑے آچکے تھے، منت تیار ہونے پر لڑ جا چکی تھی جمعہ کا وقت بھی ہونے والا تھا

جمعہ کی نماز سے پہلے روحان نے کال کی، اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ، ٹھیک بہت خوش لگ رہے ہو، جی امی میرے ساتھ دبئی کی ایک پارٹی نے پاٹرن شپ کر لی ہے، ماشاء اللہ میرا بیٹا، اللہ کامیاب کرے، آمین، آپ بتائیں کیا کر رہیں ہیں، میں تیاری، کیوں؟ کہی جا رہی ہیں کیا ہاں آج عنائزہ اور حسنا کا نکاح ہے، تم مصروف تھے ورنہ بتا دیتی، کیا؟ کیا کہہ رہی ہیں

آپ، نکاح پیٹا، عنائزہ اور حسنا کا، لیکن روحان کال کاٹ چکا تھا، اسے کیا ہوا، عافیہ نے حیرانی سے کہا۔

جمعہ کی نماز کے بعد سب مہمان جمع ہونے لگے، منت اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے ٹھہری سفید رنگ کا لباس پہنے، جس پر گولڈن کام تھا، وہ نفیس سی جیولری پہنے نہایت خوبصورت لگ رہی تھی، دوسری جانب حسنا سفید کمیز شلوار پہنے اور اس پر مہروں شنیل کی واسکٹ پہنے وہ شہزادہ لگ رہا تھا، 4 بجنے والے تھے، نکاح کی تقریب ہوئی، نکاح کے بعد سب نے دعا کی، منت نے دعا والے ہاتھ چہرے پر پھیرتے، سامنے دیکھا تو روحان بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا تھا، وہ اس کے سامنے آکر ٹھہرا تھا، منت کا دل ڈوب کر ابھرا تھا، حسنا مولوی صاحب کو مل رہا تھا، روحان وہاں کچھ دیر سن ٹھہرا رہا، آنکھوں میں غصہ لیے وہ وہاں سے چلا گیا، عافیہ اسے دیکھ چکی تھی۔

رات کے وقت منت اسی لباس میں ملبوس تھی، وہ اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے ٹھہری جیولری اتار کر رکھ رہی تھی، دوپٹا بیڈ پر بکھرا ہوا تھا، تب ہی حسنا دروازے سے اندر آتا، دکھائی دیا، وہ منت کے پاس آکر ٹھہر گیا جو شیشے میں اسے اپنے پیچھے کھڑا دیکھ رہی تھی حسنا نے آگے ہو کر منت کے کاندھے پر اپنی تھوڑی رکھی، اور منت کو اپنے حصار میں لے

لیا، اسے اپنے اتنے قریب پا کر وہ ہڑبڑاگی، حسنا، چھوڑیں مجھے، آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو، وہ یہ کہتا اپنا چہرہ اس کی گردن کے قریب لے گیا، منت کی ٹانگوں سے جیسے جان نکلنا شروع ہو گئی تھی، آپ کیا کر رہیں ہیں، پلیز چھوڑیں مجھے، وہ رونے والی شکل بنا کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی، مگر وہ بھی حسنا تھا، وہ ٹس سے مس نہ ہوا، وہ کچھ دیر یو ہی اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار تا رہا اور پھر پیچھے ہو کر اسے اپنے سامنے کیا اور اس کے ماتھے پر بوسا دیا، مجھے یقین نہیں آتا کہ تم مل گئی مجھے، سب بہت مشکل لگتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں مجھے عطا کر دیا وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیے بتا رہا تھا، وہ نظریں جھکائے ٹھہری تھی، اچھا سنو وہ پیچھے ہوتے بولا، جی بولیں، آج میں تمہارے لیے خود چائے بناؤ گا، تم چلیج کر لو پھر مل کر پیس گے، اوکے منت نے مسکراتے ہوئے کہا، وہ باہر چلا گیا، ایک منٹ کے لئے روحان کا خیال آیا تو منت نے جھر جھری لی اور کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی۔

کمرے میں ہر چیز زمین پر بکھری ہوئی تھی، وہ بیڈ سے ٹیک لگائے، نیچے زمین پر بیٹھا تھا، سر پیچھے کی طرف بیڈ سے ٹکائے، منت کے بارے میں سوچ رہا تھا، دلہن کے روپ میں وہ سچی ہوئی، نہایت خوبصورت، کسی پری کی طرح لگ رہی تھی، لیکن وہ اب روحان سے چھن چکی تھی، وہ سب منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہا تھا، آنسو اس کی آنکھوں سے نکل

کریںچے کی طرف گر رہے تھے، وہ رو رہا تھا، وہ مضبوط عصاب کا مالک، جس نے والد کی وفات کے بعد، اتنا بڑا بزنس اکیلے سنبھالا، وہ مضبوط انسان آج کہیں کھوسا گیا تھا، وہ ہر چیز حاصل کرنے والا لڑکا آج اپنی محبت ہار بیٹھا تھا، عافیہ کافی دیر سے دروازہ بجا بجا کر تھک گئی تھی، ایک آخری دفعہ اس نے دروازے پر دستک دی، روحان،.... بیٹا، دروازہ کھولو میری جان، وہ کچھ نہیں بول رہا تھا، وہ بے بس سا وہیں بیٹھا رہا، عافیہ وہاں سے چلی گئی اور اپنے کمرے میں بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔

معصومہ اور شوریم اپنے کمرے میں بیٹھے تھے، معصومہ کو خاموش پا کر شوریم ہلکے سا آگے ہوا اور معصومہ کو اپنے حصار میں لے لیا، کیا کر رہے ہو، چھوڑو مجھے، وہ بے زاری سے اسے پیچھے کی طرف دکھادینے لگی، ناجی نا، ہم باہر جا رہے ہیں، ابھی، کیا اااا؟ لیکن کہاں؟ آئس کریم کھانے اور کہاں، شوریم نے معصومہ کو چھوڑتے پیچھے ہوا اور آٹھ کھڑا ہوا، میں نے نہیں جانا، معصومہ نے جیسے جان چھڑانا چاہی، جی نہیں ہم جا رہے ہیں، شوریم معصومہ کا ہاتھ پکڑتے باہر زبردستی لے گیا، سیڑھیوں سے اترتے وہ نیچے آئے، شوریم ہکا بکا کچن کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ چلتا ہوا کچن تک گیا، حسناں بھائی آپ چائے بنا رہے ہیں، اس نے دو خالی پڑے کپوں کو دیکھا تو سمجھ گیا، شوریم نے تیکھی نظروں سے حسناں کو دیکھا، ہاں کیوں میں یہاں نہیں آسکتا

آپ تو ابھی سے رن مرید بن گئے، شوریم نے سرگوشی کی، حسنا نے منہ پھولائے اسے دیکھا، اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے مسٹر شوریم، ابھی کچھ دن پہلے جو اپنی بیوی کا سردبا رہے تھے اس کا کیا، سردبانارن مریدی میں نہیں آتا کیا؟ اس نے مسکراہٹ دباتے سرگوشی کی، شوریم کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا، معصومہ ان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی اچھا ہم چلتے ہیں، امی پوچھیں تو بتا دینا ہم باہر گئے ہیں، چلو معصومہ، وہ دونوں چلے گئے، حسنا کپوں میں چائے ڈالنے لگا، اور چائے لے کر لاؤنچ میں چلا گیا، منت بھی کپڑے بدل کر لاؤنچ میں آگئی تھی

میڈم آگئی آپ، اس نے منت کو دیکھا جو اس کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر بیٹھی تھی، جی ہاں یہ لو چائے میں نے خود بنائی ہے، پہلی دفعہ، صرف تمہارے لیے، منت نے چائے کا کپ لیتے ہوئے حسنا کو دیکھا، جس نے آج منت پر نظریں گاڑ رکھی تھی، وہ کپ لیتے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی، چائے کا ایک سیپ لیتے منت نے حسنا کو گھورا، اتنی بری چائے اس نے زندگی میں کبھی نہیں پی تھی، کیسی ہے چائے؟ حسنا نے اکساٹائیڈ ہو کر منت سے پوچھا، اچھی ہے بمشکل ہی ہلق سے جھوٹ نکلا، حسنا نے بھی چائے کا ایک سیپ لیا تو چائے جیسے ہلق میں

اٹک گئی، اس نے منت کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ کر ہنس رہی تھی، حسنا نے منہ
.. پھلا کر اسے دیکھا

اگلی صبح، روحان عافیہ کے قدموں میں گود میں سر رکھے بیٹھا تھا، تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں
بتایا کہ تم اسے پسند کرتے ہو، میں نے سوچا تھا، واپس آ کر بتاؤ گا، لیکن، وہ لال آنکھوں میں
نفرت کی آگ لیے اپنی ماں کو بتا رہا تھا، امی میں نے اسے کہا تھا، کہ میں اس سے محبت کرتا
ہوں میں نے ہر ممکن کوشش کی تھی اپنی محبت حاصل کرنے کی لیکن اس نے حسنا کو چنا
کیوں امی، اس نے مجھ پر حسنا کو کیوں فوکیت دی، کیا کمی ہے مجھ میں، تم میں کوئی کمی نہیں
ہے، میرا بیٹا اتنا پڑھا لکھا، اتنا بڑا بزنس مین ہے، میں تمہارے لیے اس سے بھی اچھی لڑکی
تلاش کروں گی، تم اسے بھول جاؤ وہ اب حسنا کی عزت ہے، حسنا وہاں سے اٹھا اور چلا
گیا، کہاں جا رہے ہو، وہ گاڑی میں بیٹھتا چلا گیا، عافیہ روحان کو روکنے کی کوشش کرنے لگی
لیکن بے سود۔ دوسری جانب لاونچ میں سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے، معصومہ اور شوریم جا
چکے تھے، حسنا خود منت کو یونی چھوڑنے گیا تھا، شکر ہے بھائی جان، میں نے اپنی زندگی میں
ہی، اپنے مرنے سے پہلے ہی اپنی بیٹی کا فرض ادا کر دیا ہے، ارسلان عقیل کی جانب رخ کیے
بول رہا تھا، اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو بھائی جان، فاطمہ نے ارسلان کی طرف دیکھا، آپ

، مرنے کی باتیں تو مت کریں ارسلان، رابیہ نے سینے پر ہاتھ رکھتے ارسلان کو جیسے گھورا
عقیل نے ارسلان کا ہاتھ تھاما، تم ایسے مت بولو، ابھی تو ہم نے احمد کی بھی خوشیاں دیکھنی
ہیں،

روحان کچھ دیر بعد واپس گھر آیا اور بغیر عافیہ کو کچھ کہے اپنے کمرے میں جا کر سامان پیک
کرنے لگا، روحان بیٹا کپڑے کیوں پیک کر رہے ہو، عافیہ بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی
، اور روحان کی بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا، بتاؤ، امی میری دبئی کی فلائٹ ہے ایک گھنٹے بعد
عافیہ ہکی بکی اسے دیکھنے لگی، تم ایک لڑکی کی خاطر مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو، امی آپ فکر نہ کریں
میں آپ کو کچھ دن بعد وہیں بلوالوں گا، اب ہم یہاں نہیں رہیں گے، وہ یہ کہتا وہاں سے اپنا
سامان اٹھائے وہاں سے چلا گیا اور عافیہ سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی، کچھ دیر بعد وہ ایئر پورٹ کے
باہر علی کے ساتھ ٹھہرا تھا، یا روحان تیرا دماغ خراب ہے، یہ کیا بے وقوفوں والی حرکت
ہے، مجھے اب یہاں نہیں رہنا، اپنا سب کچھ تو کھو چکا ہوں، اب یہاں رہ کر کیا کرو وہ نم آنکھوں
کو چھپاتے ہوئے بولا، اور وہاں سے چلا گیا، علی پاؤں پٹخ کر رہ گیا



شام کے وقت معصومہ اپنے کمرے میں بیٹھی سوچوں میں گم تھی، شوریم نے اس کے چہرے
پر پڑتے بالوں کو پیچھے کیا، کیا سوچ رہی ہو میری جان، معصومہ نے ایک نظر شوریم کے

صاف شفاف چہرے کو دیکھا، اور پھر نظریں جھکا لیں، روحان بھائی آج صبح کی فلائٹ سے دبئی چلے گئے ہیں، کیا، شوریم کے دل میں جیسے لڈو پھوٹا تھا، معصومہ نے شوریم کی طرف دیکھا، جس کے چہرے پر خوشی صاف واضح تھی، معصومہ منہ پھلائے اسے دیکھنے لگی۔

منت اپنے کمرے میں تیار ہو کر آئینے کے سامنے ٹھہری تھی، کالے رنگ کی لونگ فراک پہنے، لائٹ سا تیار ہوئے وہ نہایت نفیس اور خوبصورت لگ رہی تھی، دوسری جانب حسناں بلیک سیمپل شرٹ کے ساتھ وائٹ پینٹ پہنے بہت سادہ تیار ہوا تھا، لیکن حسناں بہت خوبصورت تھا وہ سیمپل بھی بہت اچھا لگتا تھا، حسناں نے فام ہاوس میں منت کے لیے ایک ڈیزائن بنج کیا تھا، فام ہاوس گھر سے کچھ دیر کی مصافحت پر تھا وہ دونوں تیار ہو کر روانہ ہوئے اور وہاں کچھ ہی دیر میں پہنچ گئے، پہلے ان دونوں نے کھانا کھایا، کھانا کھانے کے بعد، حسناں منت کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ایک جگہ لے آیا، آنکھیں کھولو، منت نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں، ہر طرف بہت ہی نفاست سے پھول سجے ہوئے تھے، اور میوزک بھی چل رہا تھا، حسناں نے پھولوں سے سچی ایک نفیس اور چھوٹی میز سے ایک بوکس اٹھایا اسے کھولا اور اس میں ایک نہایت ہی نفیس سا ڈائمنڈ کانیکلیس تھا، یہ تمہارے لیے میری طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ، منت جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی، آپ جانتے ہیں نہ کہ یہ کتنا قیمتی

ہے، تم سے زیادہ تو نہیں ہے، حسناں آپ کے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے، حسناں ایک دم ہنس دیا، میری چھوٹی سی کم عقل بیوی تم بھول رہی ہو کہ ہمارا کتنا بڑا بزنس ہے، اور یہ میری محنت کی کمائی سے لیا ہوا ہے، ایک روپے بھی بابا کے کمائی کے نہیں، وہ مسکرا ہٹ دباؤ سے دیکھا، وہ بھی ہنس دی، حسناں نے وہ نیکیس منت کے گلے میں پہنایا، اس کی خوبصورت گردن میں وہ ہار جیسے قہر برسا رہا تھا، حسناں اس کی خوبصورت گردن پر جھکا تو وہ ہڑبڑاگی، حسناں نے گردن پر اپنا لمس چھوڑتے اسے گلے لگایا، منت کانپ رہی تھی، حسناں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور کپل ڈانس کرنے لگے، حسناں نے نظریں منت کے چہرے پر گاڑ رکھی تھی، تم ہمیشہ میرے ساتھ رہنا، میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا، میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی پکا پرومیس..... رات کو بارہ بجے کے بعد وہ دونوں گھر پہنچے تو سب سو چکے تھے، منت اپنے کمرے میں اور حسناں اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔



اگلی صبح... منت یارا اب تو کوئی بھی لیکچر نہیں ہے، چلو نہ یارا باہر چلتے ہیں، لیلی کب سے منت کا سر کھا رہی تھی، یار یونی سے باہر کہاں جائیں، منت نے اکتا کر اسے دیکھا، باہر قیفے ہے نہ وہاں چلتے ہیں چل کر کوئی پیتے ہیں، اچھا چلو، منت وہاں سے اٹھی اور دونوں یونی سے باہر آچکی

تھیں، کہاں ہے قیفے منت نے لیلی کی طرف دیکھا، لیلی تھوڑا آگے ہوئی، وہ دیکھ سامنے ہے
. تھوڑا سا آگے آکر دیکھ وہ اسے اشارہ کرتے ہوئے بتا رہی تھی، اچھا ٹھیک ہے چلو

شوریم آج یونی نہیں گیا تھا، وہ گھر پر ہی تھا، معصومہ کالج کی ہوئی تھی، رابیہ کی طبیعت کچھ نہیں
تھی، فاطمہ جو س کا گلاس بنائے رابیہ کے پاس جا رہی تھی، امی میں بھی چلتا ہوں، شوریم
فاطمہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا، چچی کیسی طبیعت ہے آپ کی، آپ صبح تو بالکل ٹھیک
تھیں، ہاں میری جان میں ٹھیک ہوں بس میرا دل بہت گھبرا رہا ہے، آپ کو کوئی ٹینشن تو
نہیں ہے، نہیں نہیں، ایسا نہیں ہے، ماما پھر آپ کیوں پریشان ہیں، احمد جو کہ رابیہ کی خراب
طبیعت سے گھبرا یا ہوا تھا، اس نے رابیہ کو گلے لگاتے پوچھا، میں ٹھیک ہوں میرا بیٹا آپ فکر
مت کرو، رابیہ نے احمد کو گلے لگاتے کہا ہے، یہ لو جو س پی لو، بھابھی آپ نے زحمت کیوں
کی، ارے زحمت کیسی، مجھے اچھے سے یاد ہے میں جب بھی بیمار ہوتی تھی آپ میرا بہت خیال
رکھتی تھیں آج میں آپ کا رکھ رہی ہو تو کوئی بڑی بات نہیں اس میں، رابیہ نے گلاس لیتے
. ہوئے شکر یہ ادا کیا

اچانک ایک کار، منت اور لیلیٰ سڑک پار کر کے آچکے تھے، یار گاڑی پر آ جاتے ہیں نے بولا بھی تھا، پھر یہاں سے سیدھا گھر چلے جاتے، افو، کچھ نہیں ہوتا، لیلیٰ نے منت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، اچانک سے ایک کار آئی اور کار کا دروازہ کھولتے ہی کسی نے منت کو اپنی طرف کھینچا اور کار کو لوک کر دیا، اور کار سپیڈ سے وہاں سے چلی گئی، لیلیٰ کار کے پیچھے بھاگتے ہوئے چیخ رہی تھی، رکو، رکو کون ہو تم لوگ چھوڑو میری دوست کو، لیکن کار تو اڑن چھو ہوگی، لیلیٰ بھاگتے ہوئے اچانک نیچے گری، جس سے اس کے ماتھے پر چوٹ لگ گئی، وہ وہاں سے اٹھی سب اتنا اچانک ہوا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا، منت کا بیگ اپنے پاس پڑا دیکھا تو اس نے بیگ سے منت کا موبائل نکالا اور حسنا کو کال کی، حسنا اپنے افس میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا لاٹفلائن کالنگ، حسنا نے کال اٹینڈ کی، حسنا بھائی، وہ رو رہی تھی، لیلیٰ کی روتی آواز سن کر حسنا کی تو جیسے جان پر بن آئی، کیا ہوا لیلیٰ منت کہاں ہے؟ حسنا بھائی منت کو کسی نے اغوا کر لیا ہے، کیا مطلب؟ وہ ہڑ بڑا گیا، لیلیٰ نے اسے سب بتایا، حسنا کی ٹانگوں میں جان نہ رہی تم... تم وہیں رہو میں آ رہا ہوں، حسنا، عقیل اور ارسلان کو سب بتانے کے بعد وہاں سے ان دونوں کے ساتھ لیلیٰ کے پاس گئے، ارسلان کی تو رو رو کر حالت غیر ہو گئی تھی، کچھ دیر میں وہ لیلیٰ کے پاس پہنچے، لیلیٰ نے انھیں ساری بات تفصیل سے بتائی، وہ رو رہی تھی، اس کے ماتھے سے خون رس رہا تھا، حسنا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ساری دنیا کو آگ لگا دے پولیس بھی وہاں پر پہنچ چکی تھی

صبح سے شام ہو گی لیکن منت کا کچھ پتہ نہ چل سکا، رابیہ نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا، شوریم اس کشمکش میں تھا کہ وہ کون ہو گا، کیونکہ روحان تو وہاں سے جا چکا تھا، ہم نے سارے شہر میں ناکابندی کرادی ہے ہے امید ہے کہ کچھ پتہ چل جائے گا، پولیس آفیسر عقیل کو بتا رہا تھا، ابھی تک کیوں پتہ نہیں چلا شام ہو گی، آپ لوگ میری بیوی کو ابھی تک کیوں نہیں ڈھونڈ پائے، حسنا نے پولیس آفیسر کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا، دیکھیں جناب، ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں، ہم نے آپ سے پہلے بھی پوچھا اور اب بھی پوچھ رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو کسی پر شک ہے کیا، ہاں ہے شوریم نے کہا تو سب اسے حیرانی سے دیکھنے لگے، کس پر ہے حسنا نے کہا، روحان، مجھے روحان پر شک ہے، منت کی خالہ کا بیٹا اور میرا سالہ، یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا، ارسلان نے شوریم کو اپنی غیر ہوتی حالت سے دیکھا، کس بنیاد پر آپ یہ شک ظاہر کر رہے ہیں، پولیس آفیسر نے شوریم کو تفتیشی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا، شوریم نے ساری بات بتادی جس طرح اس نے منت کو ہراساں کیا، کس طرح گھر میں گھس کر ڈرایا، حسنا کے تو پیروں تلے سے زمین ہی نکل گئی، لیکن میرا بھائی کل دبئی چلا گیا ہے وہ کیسے کر سکتا ہے معصومہ نے غصے سے شوریم کو گھورا، آپ پلیز پتا کرائیں کہ وہ گیا بھی ہے کہ نہیں، پولیس آفیسر وہاں سے سر کو خم کرتا چلا گیا۔ رابیہ کو روحان پر شدید غصہ آ رہا تھا، جب کہ حسنا کا

بس نہی چل رہا تھا کہ وہ روحان کو جان سے مار دے، ایک دفعہ تو مجھے بتایا ہوتا، حسناں سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا اور پھر فوراً ہی اٹھا اور وہاں سے چلا گیا، معصومہ کمرے کی طرف بھاگی اور، روحان کو کال ملائی، السلام علیکم، بھائی، وعلیکم السلام، بولو گڑیا، بھائی منت اغوا ہو گئی ہے کیا ایااااا؟ روحان جیسے حیران ہوا، لیکن کس نے کیا،؟ بھائی یہاں سب لوگ آپ پر اظام لگا رہے ہیں، لیکن میں تو دبئی میں ہو، میں پاکستان آتا ہوں، نہی نہی، پولس آپ کو پکڑ لے گی۔ یہ کہتے معصومہ نے کال کاٹ دی۔

مغرب کے بعد کا وقت تھا، جب منت کی آنکھ کھلی وہ بیڈ پر سیدھی لیٹی ہوئی تھی، اس کا سر بھاری ہو رہا تھا، وہ اٹھی اور ایک نظر کمرے پر دوڑائی، ہر طرف اندھیرا تھا، کمرے میں صرف ایک بیڈ اور بیڈ کے ساتھ ایک پھولوں کا گلہ ان چھوٹی سی میز پر پڑا ہوا تھا، وہ اٹھی اور دیوار کا سہارا لیتے دروازے تک پہنچی، اور زور زور سے دروازہ بجانے لگی، دروازہ کھولو، کون ہو تم لوگ یہاں کیوں مجھے لائے ہو، باہر نکالو مجھے وہ چیخ رہی تھی، کچھ دیر وہ یوہی دروازہ بجانے لگی، اور پھر تھک ہار کر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، اللہ، میری عزت کی حفاظت فرما، مجھے یہاں سے باہر نکالو، میری مدد کرو اللہ تعالیٰ، وہ رورہی تھی، اچانک سے دروازہ کھلا اور کوئی چلتا ہوا اندر آیا اور منت کو بازو سے پکڑ کر دیوار سے لگایا

اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس کی شکل بھی دکھائی دے رہی تھی، چھوڑ مجھے کون ہو تم، اس نے منت کی بازو پر اپنی گرفت مزید بڑھادی، وہ درد سے چیخنے لگی

کون ہو تم، وہ روتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی، منت کی بازو پر گرفت مضبوط کی تو وہ درد سے چیخ اٹھی، اس نے اپنا چہرہ منت کے کان کے قریب کیا، مجھے چھوڑ کر تم نے حسنا کو چنا، کیوں وہ لہجے میں سختی لیے غرایا تھا، اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ دیکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اس کی آواز سے وہ اسے پہچان چکی تھی، وہ کوئی اور نہیں بلکہ روحان تھا

روحان... تہ، تہ، تم، ہاں میں، لیکن تم تو دبئی چلے گئے تھے ناں... اس نے روتے ہوئے معصومیت سے سوال پوچھا، وہ پیچھے ہٹا اور زور سے ہنسنے لگا، تمہیں کیا لگا میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور تم اس حسنا (گالی) کے ساتھ خوش رہو گی، روحان نے کمرے کی لائٹ آن کی، روشنی سے منت کی آنکھیں چند ہیا گی، (روحان یار یہ کیا بے وقوفوں والی حرکت ہے

روحان خاموشی سے اٹھا اور ایئر پورٹ کے اندر چلا گیا، علی نے پاؤں پٹختا تھا، چند منٹ بعد اس کے دماغ میں کچھ آیا، تو وہ فوراً روحان کے پیچھے گیا وہ جولائن میں لگ چکا تھا، سنو میری بات علی اسے گھسیٹتا ہوا ایک کونے میں لے آیا، کیا ہے یار، روحان نے غصے سے کہا، میرے پاس ایک ترکیب ہے جس سے تم عنائزہ کو حاصل کر سکتے ہو، تم سے اغوا کروالو اور خلع نامے پر

تب ہی ایک آدمی کھانا لیے اندر آیا، روحان نے ہاتھ کے اشارے سے بیڈ پر رکھنے کو کہا، آ جاو، کھانا کھاؤ، بھوک لگ رہی ہو گی تمہیں اس دفعہ لہجے میں نرمی تھی، نہی کھانا مجھے وہ چیخنی تھی، تم جیسا گھٹیا انسان میں نے اپنی زندگی میں نہی دیکھا، دفعہ ہو جاؤ وہ مسلسل چیخ رہی تھی، روحان نے اس آدمی کو ہاتھ کے اشارے سے باہر جانے کا کہا، وہ کھانا لیے باہر چلا گیا، اور دروازے کو بند کر دیا، اب بتاؤ کیوں نہیں کھانا، وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آ رہا تھا، آخر..... کیا چاہتے ہو تم مجھ سے، کیوں مجھے اغوا کیا ہے.... وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

ابھی عمر ہی کیا تھی میری دل پر زخم کھانے کی»»»»

بے موت مار دیا تمہیں پانے کی خواہش نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

..... تمہیں حسناں سے خلع لینی ہوگی، کیونکہ تم صرف میری ہو

میں ایسا نہیں کروں گی، خلع نامہ لفظ سنتے ہی جیسے اس کی ٹانگوں میں جان نہ رہی، تم اس قدر گھٹیا ہو سکتے ہو مجھے معلوم ہی نہیں تھا، حسنا! سے خلع نہیں لوں گی میں، میں اس سے محبت کرتی ہوں بے انتہا محبت، روحان اس کے قریب آیا اور اس کی گردن کو زور سے دبوچ لیا

آنکھوں میں خون سا تر آیا، اگر سائن نہ کیے کل تو میں اسے جان سے مار دوں گا، جھوٹ بول رہے ہو، تم اس کا کچھ نہیں کر سکتے، وہ بند ہوتی سانس کے ساتھ اسے بتا رہی تھی، روحان نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور اسے بیڈ پر دکھادیا، بہتر ہے کہ مجھ سے نکاح کر لو ورنہ میں ایسے ہی تمہارے قریب آؤں گا، میں نہیں چاہتا میں کچھ غلط کروں وہ اس پر گرتا اس کے قریب ہوتا جا رہا تھا، اور وہ پیچھے کی جانب ہو رہی تھی، روحان نے اس کا اس کا چہرہ پکڑ کر اپنے قریب کیا، اتنے قریب کے اس کی سانسیں بھی محسوس کر سکتا تھا وہ، اور اس نے اپنے وجود کو اس کے قریب کیا تو وہ تلملا اٹھی، پلیز مجھے چھوڑ دو، اور منت نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ دیا، مسلسل رونے کی وجہ سے اسے ہلکی لگ گئی تھی، روحان نے اس پر ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا، اور کمرے کو لوک کرتا وہاں سے چلا گیا، منت چہرے پر ہاتھ رکھے رونے لگی.....



حسنال ساری رات گھر نہیں آیا، کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اس نے منت کو تلاش نہ کیا ہو، وہ راستے میں تھا جب فجر کی اذان کی آواز اس کے کان میں گونجی، وہ راستے میں ہی ایک مسجد کے پاس رکا اور وضو کر کے باجماعت نماز ادا کی، نماز ادا کر کے حسنال نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے، کچھ بھی کہنے کی سکت نہ تھی، آنکھوں سے آنسو نکل کر ہتھیلی پر جا گرے، کچھ

دیر یوں ہی رونے کے بعد، بمشکل ہی حسنا کی زبان نے حرکت کی، یا اللہ میری مدد فرما، میں تیرا فرمان بندہ ہوں مجھے معاف کر دے، اتنی بڑی آزمائش کا مقابلہ میں نہیں کر سکتا، مجھے ہمت دے، میری بیوی پتا نہیں کس حال میں ہے، اس کو اپنی حفظ و امان میں رکھ، اس کی عزت کی حفاظت فرما، یا اللہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا، یہ غم بہت بڑا ہے، تو ہی ہر شے پر قادر ہے، اور پھر ہاتھ چہرے پر پھیر کر آمین کہا اور وہیں سرگٹنوں میں دیے بیٹھ گیا، سب جا چکے تھے، اکیلا حسنا بیٹھا تھا، تب مسجد کا امام حسنا کے قریب آیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا، میں نے دیکھا تھا تم رو کر دعا مانگ رہے تھے، کیا ہوا ہے اتنا کیوں رو رہے ہو، مولوی صاحب نے کاندھے پر ہاتھ رکھتے حسنا سے پوچھا، حسنا نے سر اٹھا کر مولوی صاحب کو دیکھا، کوئی اپنا کھو گیا ہے، وہ سر جھکائے کہنے لگا، نماز کی پابندی کرتے ہو؟ حسنا نے اس سوال پر نظریں چرائیں، وقت نہیں ملتا لیکن جب ملتا ہے تو نماز پڑھ لیتا ہوں، اللہ کی بارگاہ میں جانے کا وقت نہیں ملتا، وقت کسی کے پاس نہیں لیکن وقت نکالنا پڑتا ہے، کیا تم جانتے ہو نماز دین کا ستون ہے، اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں، معلوم ہے اس لیے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو گئے ہیں مجھ سے، اور میری سب سے قیمتی چیز کو مجھ سے چھین لیا ہے، وہ رو رہا تھا کون کہتا ہے کہ مرد نہیں روتا، وہ روتا ہے جب اسے حد سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے، تو کر لونہ رب کو راضی، کیسے کروں مولوی صاحب، نماز پڑھوں، صدقہ و خیرات دو، قرآن پاک کی تلاوت کرو۔ صدقہ دینے سے وہ مل جائے گی کیا؟

حضرت ابو امامہ رضی سے روایت ہے کہ، ایک آدمی جنت میں داخل ہوا تو اس نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقے کا اجر و ثواب دس گنا ہے اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے۔

صدقہ دو، غریبوں کی مدد کرو تا کہ رب راضی ہو، اور جب رب راضی ہو جائے گا تو سب ... حاصل ہو جائے گا، جی

کچھ دیر بعد وہ گھر آیا اور بغیر کسی سے بات کیے کمرے میں چلا گیا، اور قرآن مجید آٹھا کر سینے سے لگایا، ایک عجب سا سکون ملا، حسناں نے قرآن مجید کھولا اور اس کی تلاوت شروع کی، ہر لفظ اس کے دل کو صبر اور سکون دے رہا تھا

دوسری جانب لیلیٰ گھر میں نماز ادا کر کے اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی، روحان پر الزام ہے، یا حقیقت، اگر تو یہ سچ ہے تو میں یہ سب کیسے برداشت کروں گی، روحان وہ واحد شخص ہے جس سے میں بے انتہا محبت کرتی ہوں، یا اللہ آپ تو سب جانتے ہیں نہ، مجھے پتا ہے یہ الزام ہے ان پر وہ ایسے نہیں ہیں، اور منت کہا ہو گی وہ، کس حال میں ہو گی، وہ گہری سوچ میں ڈوبی اپنے آپ کو تسلی دے رہی تھی کہ روحان بے گناہ ہے

ارسلان اور رابیہ کا تو حال برا تھا، پتا نہیں کس حال میں ہو گی میری بیٹی.. تسلی رکھو رابیہ سب ٹھیک ہو جائے گا، عقیل صاحب کا بی بی بہت ہائی تھا، طبیعت خرابی کے باعث وہ اپنے کمرے میں چلے گئے تھے، فاطمہ رابیہ اور ارسلان کے پاس تھی، شوریم پولیس اسٹیشن گیا ہوا تھا.. جبکہ حسنا نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر رکھا تھا

دیکھیں سر ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن کچھ پتا نہیں چل سکا، پولیس آفیسر شوریم، کو ساری بات سمجھا رہا تھا

دوسری جانب معصومہ اپنے کمرے میں ٹھل رہی تھی، اور ساتھ عافیہ سے بات بھی کر رہی تھی، امی اگر واقعی روحان بھائی نے یہ سب کیا تو کیا ہو گا، میری بات ہوئی ہے اس سے، وہ دبی میں ہے، یہ الزام ہے میرے بچے پر، عافیہ نے غصے سے کال کاٹ دی



منت نماز پڑھ کر ایک کونے میں سمٹ کر بیٹھی تھی، وہ آیات کریمہ کی تسبیح کا ورد کر رہی تھی اور مسلسل رورہی تھی، پیاس سے ہلق خوشک ہو چکا تھا، وہ وہاں سے اٹھی اور دروازے تک گئی، اور دروازے کو زور زور سے بجانے لگی، کوئی پانی پلا دو پلیز، مجھے پیاس لگ رہی ہے، نڈھال جسم کے ساتھ وہ بمشکل ہی پاؤں پر ٹھہر پارہی تھی، روحان پلیز مجھے پانی دے دو، کافی دیر دروازہ بجانے کے بعد دروازہ کھلا تو روحان پانی کا جگ اور ناشتہ لیے اندر آیا، آگیا میں

میری جان، جگ سائڈ ٹیبل پر رکھتے، اس نے منت کے بازو سے پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھایا، اور ساتھ ناشتے کی ٹرے بھی رکھ دی، پانی گلاس میں بھر کر منت کو دیا، مجبوری نہ ہوتی تو پانی تمہارے ہاتھ سے کبھی نہ لیتی، اس نے روحان کو گھورتے دل میں سوچا اور پانی کا گلاس لے کر پانی پیا، کچھ طاقت بحال ہوئی، میری جان کو بھوک لگ رہی ہوگی نہ آؤ میں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہوں، منت کے چہرے پر پڑتے بال پیچھے کرتے اس نے کہا، دور ہٹو مجھ سے نہیں ہوں میں تمہاری جان... اس نے ایک زوردار تھپڑ روحان کے منہ پر مارا اور زرا سی دیر لگائے بغیر جگ اٹھا کر اس کے سر میں دے مارا، روحان زمین پر جا گرا، اس کے سر سے خون رس رہا تھا، منت وہاں سے بھاگی اور باہر کمرے کو لوک کر دیا، اور وہاں سے باہر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگی

وہ مسلسل روتے ہوئے باہر جانے کا راستہ تلاش کر رہی تھی، لاونچ سے لیفٹ جا کر وہر کی جہاں خالی دیواروں کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا، یا اللہ میری مدد فرما، منت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن وہ ہمت نہ ہاری، گھر بہت بڑا تھا اس لیے باہر جانے کا راستہ ملنے میں مشکل ہو رہی، کچھ دیر بعد ہی وہ اپنی منزل تک پہنچ گئی، وہ دروازے کے سامنے ٹھہری جیسے ہی آگے ہو کر دروازہ کھولنے لگی، کسی نے پیچھے سے منت کے چہرے پر مال رکھا، منت کو اس کی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہوئی، اور وہ جھول کر اس شخص کی بانہوں میں جا گری

شام کا وقت ہوا...، لیلا اور حسنا کسی ریستورنٹ میں بیٹھے تھے، لیلا کیا تم نے اس دن گاڑی میں کسی کی بھی شکل دیکھی تھی یا پھر گاڑی کی نمبر پلیٹ دیکھی تھی.. پلیز اگر تم کچھ بھی جانتی ہو تو مجھے بتادو..... وہ پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، نہی حسنا بھائی سب اتنا جلدی ہوا کہ میں کچھ نہیں کر پائی، میں نے کچھ نہیں دیکھا، وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی، میں اس کے بغیر مر جاؤ گا وہ بیوی ہے میری، جس کسی نے بھی میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے میں اسے اپنے ہاتھوں سے ماروں گا، اس کا وہ حشر کروں گا کہ آئندہ کبھی وہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں رہے گا، لال آنکھوں میں نفرت لیے مٹھی بیچے وہ کہہ رہا تھا، لیلا کا دل ایک دفعہ جیسے ڈوب سا گیا تھا، حسنا بھائی اس نے حسنا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا، آپ پر سکون ہو جائیں سب ٹھیک ہو جائے گا، جب میرے بابا اس دنیا سے چلے گئے تو آپ نے ہمارے گھر کی ذمہ داری لی، آپ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا، مجھے آپ کے ہوتے ہوئے کبھی بھی ایک بھائی کی کمی محسوس نہیں ہوئی، میں جانتی ہوں آپ کا دل جل رہا ہے اور اسے ٹھنڈا صرف منت ہی کر سکتی ہے، سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ، انشاء اللہ گڑیا انشاء اللہ، حسنا نے یہ کہتے سر جھکا لیا۔

شوریم جو سارا دن پولیس کے ساتھ خوار ہوتا رہا اور اس کے بعد اکیلے ہی منت کو ڈھونڈنے چلا گیا، مغرب کی آذان ہوئی شوریم نماز پڑھ کر اپنے کمرے میں آیا، معصومہ کمرے میں موجود نہیں تھی، وہ بیڈ پر جا کر لیٹ گیا، آنکھوں کو بند کیے بازو اپنی آنکھوں پر رکھے لیٹا ہوا تھا، شوریم یہ دیکھو میں نے نیا جوڑا لیا ہے، میٹرک میں اچھے نمبر لینے پر فاطمہ تائی نے مجھے دلا کر دیا ہے، اچھا ہے نہ، وہ خوشی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی، بہت اچھا ہے لیکن.....، لیکن کیا شوریم.... منت نے جیسے گھورا.... تم پر اچھا نہیں لگے گا یہ کلر تو صرف خوبصورت اور پیاری پیاری لڑکیوں پر اچھا لگتا ہے..... تائی دیکھو یہ مجھے بد صورت بول رہا.... ہے وہ روتے ہوئے بول رہی تھی، شوریم جو اس کے رونے سے لطف اندوز ہو رہا تھا، خیال آہستہ آہستہ نظروں سے اوجھل ہوتا گیا، شوریم اٹھ بیٹھا، کہاں ہو تم، کس حال میں ہو تمہارے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہوا... تم تو میری سب سے اچھی دوست ہو آنسو شوریم کی آنکھوں سے لگاتار بہ رہے تھے.. یا اللہ اسے اپنی حفاظت میں رکھنا... میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا.....

رات گہری ہو گئی، روحان اپنے کمرے میں سر پر پٹی باندھ کے لیٹا ہوا تھا، اگر میں نا آتا تو اب تک تم زندہ نہ بیٹھے ہوتے، علی روحان کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، تم سے ایک نازک

..... سی لڑکی نہیں سمجھالی گی، چوزے جتنی ہے وہ اور کہاں تم ڈیلی جیم جانے والے مضبوط
..... غلطی ہو گئی میں نے اس سے یہ امید نہیں کی تھی کہ وہ ایسا کرے گی، اب کہاں ہے وہ
بھاگ رہی تھی تیری نازک چڑیا، بے حوش کر کے اس کے کمرے میں ڈال آیا ہوں اور کمرہ
لوک کر دیا ہے، اور ویسے بھی یہ فام ہاوس شہر سے بہت دور ہے وہ یہاں سے بھاگ کر کہی
نہی جاسکتی.... ہممممم شکریہ یار.. اب بس ایک کام باقی ہے خلع نامے پر دستخط کروانہ، وہ اٹھنے
..... ہی لگا کہ علی نے اسے روک لیا، ابھی نہیں صبح اپنی حالت دیکھ آرام کر

حسنال بھی گھر آچکا تھا، پتا چلا کچھ، رابیہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی، نہی چچی حسنال سر جھکا
گیا.... کہاں ہے میری بچی، کس حال میں ہو گی.... حوصلہ رکھو رابیہ، ارسلان جو چند ہی
دنوں میں بوڑھا لگنے لگا تھا، وہ رابیہ کو حوصلہ دینے لگا... حسنال جس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ
وہ کہی سے اسے لے آئے، حسنال کی ہلکی بڑھی شیو، بکھرے بال اس بات کی گواہی دے
رہے تھے کہ وہ منت کے بغیر ادھورا ہے

دوسری جانب شوریم یادوں میں کھویا ہوا تھا، تب ہی کال آئی، جی سر کچھ پتا چلا شوریم نے
جھٹ سے کال اٹینڈ کر کے پولیس آفیسر سے پوچھنے لگا، جی جناب ہم نے روحان کے بارے
میں پتہ لگایا ہے وہ پاکستان میں ہی موجود ہے، وہ دبئی جانے کے لیے ائر پورٹ گیا تھا، لیکن

وہاں سے غائب ہو گیا، سی سی ٹی وی فوٹیج میں اس کے ساتھ ایک اور لڑکا موجود تھا... ایک اور لڑکا جی ہاں۔ آپ کے نمبر پر وہ پیک بھیج دی ہے آپ اس کی شناخت کر کے ہمیں بتادیں تاکہ ہم اپنی کاروائی شروع کر سکیں... جہ، جہ، جی سر میں آپ کو کال بیک کرتا ہوں، وہ وہاں سے اٹھا اور بھاگنے لگا، نیچے سب گھر والے موجود تھے، وہ سیڑھیوں سے اترتا نیچے آیا، شوریم کو ایسے آمادہ بیکھ سب گھر والے پریشان ہو گئے، بھائی، بابا، چچا جان، کیا ہوا ہوا شوریم عقیل صاحب نے پوچھا، پولیس اسٹیشن سے کال آئی تھی، کیا بتایا انھوں نے حسنا اس کے سامنے ٹھہرتے ہوئے بہ قراری سے پوچھ رہا تھا، روحان دبئی نہیں گیا وہ پاکستان میں موجود ہے، وہ ائیر پورٹ گیا تھا لیکن پھر وہاں سے فرار ہو گیا، اس کے ساتھ ایک اور لڑکا بھی موجود تھا شوریم نے تصویر ارسال، عقیل اور حسنا کے سامنے کی، یہ ہے وہ لڑکا، علی حسنا کے منہ سے بہ ساختہ نکلا، یہ روحان کا دوست ہے اس نے ایک دفعہ مجھے اس سے ملوایا تھا، یہ الزام ہے میرے بھائی پر، وہ ایسا نہیں کر سکتے، مانا کہ وہ منت کو پسند کرتے تھے لیکن ایسے بھی کوئی، سرخاب کے پر نہیں لگے اس میں، اچھا ہوتا اگر وہ مر جاتی تو، اس کی وجہ سے سب ہو رہا ہے آپ سب لوگ جھوٹے ہو، اور تم، تم تو ویسے ہی روحان بھائی کو پسند نہیں کرتے، جیسا تمہارا خاندان ویسے ہی تم ہو، گھٹیا..... معصومہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی، تب ہی شوریم آگے آیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تو وہ نیچے جا گری، تمہارے ہمت کیسے ہوئی ایسے الفاظ استعمال کرنے کی، دفعہ ہو جاؤ میرے گھر شوریم نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور باہر کی

جانب دکھا دیا، دفعہ ہو جاؤ وہ جیسے دھاڑا تھا، دینو چاچا (ڈرائیور) اسے اس کے گھر چھوڑ کر آئیں اور ہاں اگر تمہارا بھائی ہی مجرم ہوا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے ماروں گا... سب گھر والے خاموشی سے سب دیکھتے رہے، شوریم کو غصہ بہت کم آتا تھا، اس کا شدید غصہ دیکھ کر... کسی کی ہمت نہ ہوئی کے اسے کچھ کہے

رافع اور آبان (حسنال کے بچپن کے دوست) حسنال میں نے روحان کے کال کے کال رکاوٹنگ نکلوائی ہے، سب سے زیادہ کال علی کے نمبر پر ہے، لیکن فلحال یہ نمبر بند ہے، رافع نے حسنال سے کہا، اور میں نے نمبر کو ٹریس کیا تھا آخری لوکیشن شہر سے باہر کی ہے لیکن پھر کہاں تک جا رہی ہے یہ معلوم نہیں.. سب گھر والے غور سے سن رہے تھے، معصومہ نے شادی سے پہلے ایک دفعہ بتایا تھا کہ شہر سے باہر روحان کا ایک فام ہاوس ہے، مجھے یقین ہے کہ اس نے منت کو وہیں رکھا ہوا ہے، پولیس آفیسر اور چند سپاہی وہیں پر موجود تھے، شکر یہ تم دونوں کا میں احسان مند رہوں گا، جہاں تک لوکیشن جا رہی اس سے آگے کچھ فاصلے پر چند ایک مقامات پر فام ہاوس موجود ہے، لیکن ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے، پولیس آفیسر کے ساتھ ٹھہرا ایک سپاہی بولا، تو پھر دیر کس بات کی ہے، ہم ابھی چلیں گے، حسنال نے بے

چینی سے کہا، لیکن جناب رات گہری ہو چکی اور سفر بہت زیادہ ہے، صبح تک ہم پہنچ جائیں گے، ہم ابھی روانہ ہونگے ارسلان نے کہا، ٹھیک ہے، آفیسر نے کہا

پولیس آفیسر اپنے چند سپاہیوں کے ساتھ ایک گاڑی میں روانہ ہوا جبکہ دوسری گاڑی میں شوریم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا، اور دوسری سائڈ پر حسنا چہرہ شیشے سے باہر کیے بیٹھا تھا، ارسلان اور عقیل کو سمجھا کر گھر ہی چھوڑ آئے تھے کہ ان کی حالت ٹھیک نہیں، رافع اور آبان حسنا کے ساتھ ہی آگئے تھے۔ رات جیسے جیسے گزرتی جا رہی تھی، حسنا کی بے چینی... میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، آنکھوں میں آنسو کے ساتھ نفرت لیے وہ سفر کیے جا رہا تھا

روحان جس کو عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی، کب صبح ہوگی، ہاتھوں میں خلع نامہ لیے وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوا، ہو جائے گی ابھی سو جا... علی کی آواز اس کے کانوں میں گونجی جو صوفے پر پر اجمان تھا۔ یا اس گھر میں کتنے کمرے ہیں تم یہاں کیوں بیٹھے ہو، روحان نے بے زاری سے کہا، کیونکہ اس وقت تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے، تمہیں آرام کرنا چاہیے یا جتنا جلدی ہو سکے میں اس سے ان پیپر زپر سائن کروانا چاہتا ہوں، میں اس کے لیے کسی..... بھی حد تک جاسکتا ہوں

دوسری جانب معصومہ اپنے گھر پہنچ چکی تھی، امی وہ بھائی پر الزام لگا رہے ہیں، یہ سب جھوٹ ہے، خالہ نے بھی ان پر یقین کر لیا ہے، اب کیا ہوگا، شور یم نے مجھے نکال دیا ہے جھوٹا ہے وہ اس کی محبت بھی جھوٹی تھی، اللہ کرے منت کبھی نہ ملے اس کی وجہ سے ہماری خوشیاں برباد ہوگی، وہ روتے ہوئے چیخ چیخ کر عافیہ سے کہہ رہی تھی، بس میرا بچہ صبر کرو بہت جلدی کر دی تمہاری شادی کرنے میں، وہ اس کے بالوں کو سہلاتے کہہ رہی تھی، صبح سے دس دفعہ کالیں کر چکی ہوں لیکن روحان ہے کہ اٹھا ہی نہیں رہا، امی اب کیا ہوگا، معصومہ مسلسل رو رہی تھی..... اللہ خیر کرے گا انشاء اللہ، اللہ میرے بیٹے کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔ عافیہ کی آنکھوں میں غصہ صاف واضح تھا... چلو جاؤ اپنے کمرے میں آرام کرو، معصومہ اپنا چہرہ ہاتھوں سے صاف کرتے اٹھی اور کمرے کی جانب چلی گئی جبکہ .. عافیہ سر پکڑے وہی بیٹھی رہی

رات گہری تھی لیکن غم بہت بڑے تھے، جب سے وہ ہوش میں آئی تھی کمرے کے کونے میں گم سم سی بیٹھی تھی، حسنا تم کہاں ہو، تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے اکیلا نہیں چھوڑو گے، کیا تم نے مجھے ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہیں کی، بابا... بابا آپ کی گڑیا اس وقت، انیت میں ہے، بابا پلیز مجھے ڈھونڈ لیں، امی تو میرے بغیر نہ رہ سکتیں، کیسی ہوں گی

شوریم... شوریم تم تو میرے سب سے اچھے دوست ہونا، تمہیں تو سب پتا تھا روحان کے بارے میں پھر مجھے ابھی تک کیوں نہیں ڈھونڈ پائے.... وہ گٹنوں میں سر دیے زور زور سے... رونے لگی

صبح کی آزان گونجی سب نے گاڑیوں سے اتر کر نماز ادا کی اور واپس سفر کی طرف روانہ ہو گیا، روحان کے فام ہاوس کے بارے میں پتا لگا لیا تھا، وہ وہیں جا رہے تھے ابھی کچھ وقت اور تھا، حسنا کی آنکھیں منت کو سہی سلامت دیکھنے کو بے تاب تھیں

لیلیٰ جو نجانے کب سے دعائیں مانگ رہی تھی، یا اللہ منت سہی سلامت گھر آجائے، وہ میری بہت اچھی دوست ہے، میں اس کے لیے محبت کی قربانی دے سکتی ہوں، روحان منت کو چاہتا ہے اور منت حسنا کو، میں یہ کیسے برداشت کروں گی، ساری عمر محبت نہ ملنے کا غم، کتنا چھوٹا ہے یہ ایک لفظ محبت، لیکن اس میں کتنی طاقت ہے، جب کسی کو محبت مل جاتی ہے تو وہ دنیا فتح کر لیتا ہے اور جسے نہیں ملتی اسے اس کی ادھوری محبت کتنا مضبوط کر دیتی ہے، دل اتنا مضبوط ہو..... جاتا ہے کہ پھر کچھ اچھا ہی نہیں لگتا

دوسری جانب روحان زور سے کمرے کا دروازہ کھولتا اس کے قریب آیا جو نماز پڑھ کر ابھی فارغ ہوئی تھی، اسے تیزی سے اپنے قریب آتا دیکھ وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی، سر پر پٹی باندھے آنکھوں میں شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اس کے قریب ان ٹھہرا، فوراً اس پیپرز پر سائن کرو، میں نہیں کروں گی، تم زبردستی مجھے حسنا سے دور نہیں کر سکتے، علی بھی کمرے میں آچکا تھا، روحان نے زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا اور بالوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا، اگر تم نے اس پیپر پر سائن نہ کیا تو پھر تم اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر پاؤ گی سمجھی، وہ انگلی اس کی گالوں کے گرد گھماتے بولا، منت نے آنکھوں میں آنسو لیے روحان کی آنکھوں میں جھانکا، جس میں آج واقع اسے اپنی عزت جاتی نظر آرہی تھی، میں محبت کرتی ہوں اس سے تم جو مرضی کر لو میں نہیں کروں گی، اتنا مضبوط کھڑا دیکھ کر علی منت پر ہنسنے لگا کتنا پیار کرتی ہو اس سے، علی نے آگے بڑھتے منت سے سوال کیا، تمہاری سوچ سے بھی زیادہ، جتنا پیار تم نے معصومہ سے کیا اس سے بھی زیادہ، اور تم روحان کا ساتھ صرف اپنا بدلا لینے کے لیے کر رہے ہو، اس سے پہلے منت کچھ کہتی روحان نے منت کو بالوں سے جکڑ لیا، میری بہن کے بارے میں ایک لفظ مت کہنا، علی آنکھوں میں تیش لیے منت کو گھور رہا تھا، وہ آگے بڑھا، اور روحان کو پیچھے کیا اور اپنی جیب سے کچھ تصویریں نکال کر منت کو تھما دیں جس میں لیلیٰ نے حسنا کا ہاتھ تھام رکھا تھا، منت نے تصویریں دیکھتے ہی روحان کو دیکھا جو خوشی سے سب منظر دیکھ رہا تھا، منت نے ساری تصویریں پھاڑ کر روحان کے منہ پر دے

ماری، تمہیں کیا لگتا ہے ان تصویروں سے گمراہ کر سکتے ہو، ایک تصویر جسے منت نے نہیں پھاڑا تھا وہ روحان کے سامنے کی، یہ دیکھو حسنا کے ہاتھ میں میرا مال ہے، اس بات سے صاف واضح ہے کہ وہ لیلیٰ سے میرے بارے میں بات کرنے گیا تھا، روحان جس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، علی تم باہر جاؤ اس سے تو میں حساب کرتا ہوں، علی کے باہر جاتے ہی روحان نے دروازہ بند کیا، اور منت تک آیا اور اس کے گلے کا دوپٹہ اتار کر دور پھینکا، منت ہڑبڑا کے پیچھے ہوئی اور اس کو مارنے کے لیے چیزیں تلاش کرنے لگی، روحان جلدی سے..... آگے آیا اور پکڑ کر بیڈ پر دکھا دیا تب ہی اچانک کمرے میں کوئی داخل ہوا

روحان نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا، جہاں حسنا پولیس آفیسر کے ساتھ ٹھہرا تھا، مسٹر روحان تمہارے فام ہاؤس کو چاروں جانب سے گھیر لیا گیا ہے، اپنے آپ کو پولیس کے حوالے دو، جبکہ دوسری جانب حسنا ساری دنیا سے بے خبر منت کی جانب دوڑا تھا جو کے روحان کے ڈر سے شاید بے ہوش ہو گئی تھی، حسنا نے پہلے منت کو اور پھر زمین پر پڑے منت کے دوپٹے کو دیکھا، حسنا کا خون کھول تھا، وہ روحان کی جانب پلٹا جواتنی ڈھیٹائی سے ٹھہرا تھا، حسنا آگے آیا اور روحان پر مکوں کی برسات کر دی، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی میرے دوست ہو کر میری بیوی پر نظر رکھی، روحان کا گریبان پکڑے حسنا نے اسے گھورا، تمہیں کیا لگتا ہے اتنی آسانی سے منت کو واپس دے

شام کا وقت تھا، روحان اور علی کو پولیس لے کر جا چکی تھی، حسناں وہی بیڈ پر بیٹھ کر منت کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا، حسناں نے تھوڑا سا پانی منت کے چہرے پر ڈالا تو کچھ دیر بعد وہ ہوش میں آئی، منت نے نیم آنکھوں سے حسناں کو دیکھا، منت کو ہوش میں آتا دیکھ حسناں کی جیسے جان میں جان آئی تھی، میری جان اب تم محفوظ ہو میرے پاس ہو، روحان کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے، وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا اسے بتا رہا تھا جبکہ منت بے اعتباری سے حسناں کو گھور رہی تھی، منت اچانک سے اٹھی اور حسناں کو گلے لگالیا، آپ کہاں تھے حسناں میں نے آپ کو بہت یاد کیا، وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، اگر آپ ابھی نہ آتے تو روحان میرے ساتھ۔۔۔ شششششش، حسناں نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے کہا، اس

کو اپنے کیے کی سزا ضرور ملے گی، حسنا نے پھر سے اسے گلے لگا لیا، تمہیں ڈھونڈنے میں سب سے زیادہ مدد شوریم نے کی ہے، اگر تم مجھے پہلے بتا دیتی تو نوبت یہاں تک نہ آتی، ایم سوری، اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپائے وہ پرسکون ہو گئی تھی۔۔۔

اگلی صبح، ارسلان اور رابیہ شکرانے کے نوافل ادا کر کے منت کے پاس ہی بیٹھ گئے تھے، منت جب سے آئی تھی وہ دونوں منت کے ساتھ ہی بیٹھے تھے اور احمد بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب عافیہ سر پکڑے بیٹھی تھی، یہ کیا ہو گیا میرے اللہ، وہ روتے ہوئے بولی مجھے روحان بھائی سے یہ امید نہیں تھی، میرا گھر خراب ہو گیا امی، اب میں کیا کروں، گی....، مجھے اعتبار تھا بھائی پر میں شوریم کو چھوڑ آئی بھائی کے لیے اب کیا ہوگا، معصومہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے۔۔۔۔۔ عافیہ کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی۔۔۔

روحان جیل میں بیٹھا، محبت کھونے کا غم منارہا تھا، جب حسنا اور شوریم اس کے سامنے آٹھڑے، کیا دیکھنے آئے ہوں دونوں میری بے بسی کا تماشا۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ اور ہاں منت صرف میری ہے صرف میری۔۔ وہ ایک ایک لفظ گویا چبا کر بولا۔۔، وہ میری بیوی ہے

عافیہ معصومہ کا ہاتھ پکڑے تھانے میں آئی، جب دونوں نے شور یم اور حسنال کو دیکھا
آنکھیں کچھ دیر کے لیے چار ہوئیں اور پھر شور یم نے منہ موڑ لیا، معصومہ کا دل پٹھنے کو آگیا،
----- چلیں بھائی، شور یم حسنال کو کہتا وہاں سے نکل گیا جب کے حسنال نے ایک نظر
معصومہ پر ڈالی جو مر جھائے پھول کی مانند لگ رہی تھی، حسنال بھی سر جھٹک کر شور یم کے
پیچھے چل پڑا۔۔۔

یہ تم نے کیا کیا روحان، میری ساری عزت خاک میں ملا دی، میں اور کیا کرتا امی میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں امی، آپ کی وجہ سے میرا گھر تباہ ہو گیا بھائی، مجھے اعتبار تھا آپ پر۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں دونوں۔۔۔ روحان ہاتھ جوڑے دونوں کے سامنے ٹھہرا تھا۔۔۔

چند دن بعد منت اپنے کمرے میں گم سم سی خیالوں میں بیٹھی تھی جب حسنا کمرے میں داخل ہوا، اپنے آپ کو کمرے میں کیوں بند کیا ہوا ہے تم نے باہر نکلو تاکہ جلدی سے اس ٹرامہ سے نکل سکو، حسنا نے ایک نظر اس کے چہرے پر دوڑائی جس پر ہلکے ہلکے نشانات

اب بھی موجود تھے، دل میں ایک درد سا اٹھا، آپ یہاں کیوں آئے ہو، میں یہاں نہیں آ سکتا کیا، میری وجہ سے سب آپ پر باتیں کریں گے، میری وجہ سے آپ کی عزت پر سوال اٹھے گے، میں یہ نہیں چاہتی، ہم، تو تمہیں پتا چل گیا ہے کہ میں نے امی سے ہماری شادی کی بات کی ہے۔۔۔۔۔ تائی جان کیا سوچے گی میرے بارے میں، اغوا کی گئی لڑکی کی کوئی عزت نہیں ہوتی پھر۔۔۔، ابھی الفاظ منہ میں تھے کہ فاطمہ اندر آئی، ایسا کچھ نہیں ہے میری جان، تمہاری عزت میرے بیٹے کی عزت ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں، فاطمہ نے منت کو گلے لگاتے کہا۔ تائی جان شوریم کو کہیں کہ معصومہ کو واپس لے آئے پلیز، اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک کہا تم نے میں کرتی ہوں بات

چند دن بعد۔۔۔۔۔ روحان جیل میں بیٹھا اپنی ہار کا غم منار ہاتھ، اس کے کانوں میں آوازیں گونج رہیں تھیں، عدالت، ملزم روحان کو دس سال قید کی سزا دیتی ہے۔۔۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، میں ہار نہیں سکتا۔۔۔۔۔ وہ چیخ چیخ کر الفاظ کہہ رہا تھا۔۔۔

شوریم کو منت اور باقی سب نے سمجھا یا تو وہ معصومہ کو واپس لے آیا تھا، عافیہ بھی ساتھ آگئی تھی عافیہ کا خیال رابیہ خود رکھتی تھی، سب گھر والے ایک جگہ جمع ہوئے تھے، جیل سے خبر

[illegible]

عافیہ ہر روز پاگل خانے روحان سے ملنے جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

شوریم نے روحان کا بیزنس سمجھال لیا تھا، ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں اور سکون تھا

The End

If you want Publish your Novel Contact Us.....

WhatsApp: 0314-9652219

Website: Novelsmafia.com

Email: info@novelsmafia.com

YouTube: youtube.com/@NovelsMafia

WhatsApp Group for Girls:

<https://chat.whatsapp.com/E3t8xQ54HlOHrRnEn93m>

ZW